إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا
غلام احمد قادیانی

THE ALFAZL
QADIAN

الفضل

اخبار ہفتہ میں دو بار
قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

جماعت احمدیہ کا مسلمہ آرگن جسے (۱۳۳۱ھ میں) حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

نمبر ۸۰ | مورخہ ۱۲ اپریل سنہ ۱۹۲۷ء | یوم سہ شنبہ | مطابق ۹ شوال سنہ ۱۳۴۵ھ | جلد ۱۴

فہرست مضامین

نوٹ: پرچہ نمبر تمام مکانوں کا ڈس انفکشن کیا گیا بہت سے اصحاب نے اپنے آپ کو اس کام کیلئے بطور والنٹیر پیش کیا تھا جن کی ہمت اور سعی سے کام عمدگی سے ہو گیا۔

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت چونکہ بہت کمزور ہو گئی تھی اس لئے حضور ۷ اپریل آب و ہوا کی تبدیلی کی خاطر چند دن کے لئے پٹھان کوٹ تشریف لے گئے ہیں۔ چونکہ مجلس مشاورت عنقریب منعقد ہوگی۔ انشاء اللہ۔ جس میں حضور کو بہت زیادہ مصروفیت رہیگی۔ اس لئے بھی ضروری تھا۔ کہ حضور چند دن آرام فرمائیں تا طبیعت کو کسی قدر طاقت حاصل ہو جائے۔ حضور نے اپنے پیچھے مولانا مولوی شیر علی صاحب کو مقامی جماعت کا امیر اور امام الصلوٰۃ مقرر فرمایا۔

میاں عزیز الدین صاحب جو لنڈن میں احمدیہ مشن کے ماتحت تجارتی شاخ کے انچارج تھے سات سال کام کرنے کے بعد واپس آ گئے ہیں۔

صوفی حافظ غلام محمد صاحب بی اے مبلغ ماریشس نے ۸ اپریل بعد نماز جمعہ احباب کے اصرار پر تقریر فرمائی جس میں ماریشس میں اشاعت احمدیت کے دلچسپ اور ایمان افزا حالات بیان کئے۔ اور خدا تعالیٰ کی ان نصرتوں اور کامیابیوں کا ذکر کیا جو بارہ سال کے عرصہ میں آپ کے شامل حال رہیں۔

چونکہ بعض مقامات پر پلیگ کی شکایت شروع ہو گئی ہے۔ اس لئے ۹ اپریل ایک خاص انتظام کے ماتحت اندرون اور بیرون قصبہ کی احمدیہ آبادی میں ایک مقررہ وقت پر

اخبار احمدیہ

سیکرٹریان تعلیم و تربیت

چونکہ مجلس مشاورت کا وقت قریب آ گیا ہے جو ۱۵ و ۱۶ و ۱۷ اپریل ہے اور دفتر ہذا نے نظارت تعلیم و تربیت کے کام کی سالانہ رپورٹ مرتب کرنی ہے۔ اس لئے بذریعہ اعلان ہذا سیکرٹریان تعلیم و تربیت کی خدمت میں گذارش کی جاتی ہے۔ کہ بہت جلد اپنی اپنی جماعت کی سالانہ رپورٹ مختصر طور پر تیار کر کے دفتر ہذا میں بھجوا کر مشکور فرمائیں۔ اس رپورٹ میں صرف ان امور کا ذکر ہونا چاہیئے۔ جو جماعت کی تعلیم و تربیت کے ساتھ تعلق رکھتے ہوں۔

مرزا بشیر احمد ناظر تعلیم و تربیت قادیان

مدرسہ احمدیہ میں داخلہ

تعطیلات موسم بہار کے بعد ۱۲ اپریل ۲۷ء کو مدرسہ احمدیہ کھلیگا۔ جو احباب اپنے بچوں کو اس مدرسہ میں داخل ہونے کے لئے بھیجنا چاہتے ہیں۔ وہ اس تاریخ تک یہاں بھیجدیں۔ اور جو احباب کانفرنس احمدیہ میں شمولیت کے لئے تشریف لانا چاہتے ہوں۔ وہ اپنے ساتھ لے آئیں۔ اس مدرسہ میں داخلہ کے متعلق میں اپنی طرف سے کچھ کہنا

نہیں چاہتا۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس کے بارے میں رقم فرماتے ہیں: "میں مدرسہ احمدیہ کی ضرورت کے متعلق صرف اس قدر کہہ سکتا ہوں۔ کہ اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کوئی کام دنیا میں کیا ہے۔ اور اگر آپ کا وجود دنیائے اسلام میں کسی قسم کا تغیر پیدا کرنے میں کامیاب ثابت ہوا ہے تو پھر مدرسہ احمدیہ (یا ایسی ہی کسی اور درس گاہ) کے بغیر چارہ نہیں" علاوہ مبلغین کی طیاری کے اس مدرسے کے طلباء پنجاب یونیورسٹی کے امتحانات مولوی فاضل۔ ایف اے۔ بی اے وغیرہ علی الترتیب پاس کر سکتے ہیں۔ اس مدرسہ کی پہلی جماعت میں وہ لڑکے داخل ہو سکتے ہیں۔ جو چوتھی جماعت کا امتحان پاس کر چکے ہوں۔

شیخ عبد الرحمٰن مصری۔ ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان

احمدی نوجوان طلباء کو مفید مشورہ

سکولوں سے میٹرک کا امتحان دیکر جو احمدی طلباء کسی شعبہ کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے کسی کالج میں داخل ہونے کا ارادہ رکھتے ہوں۔ انہیں چاہیئے۔ کہ امتحان کے نتیجہ کے بعد فوراً مجھ سے مشورہ کر لیں۔ تا ان کے مناسب حال بہتر لائن کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے مشورہ دیا جا سکے۔ اور مناسب کوشش بھی کی جائے۔ مشورہ حاصل کرتے وقت مندرجہ ذیل امور بتلانے ضروری ہیں کس ڈویژن میں پاس ہوئے کس قدر نمبر حاصل کئے ہیں تیرم کیا ہے۔ زراعت پیشہ یا غیر زراعت پیشہ۔ صاحب استطاعت ہیں یا نہیں۔ والدین پہلے کیا کام کرتے ہیں۔ اور آئندہ ان کی کیا خواہش ہے۔

محمد صادق عفا اللہ ناظر امور عامہ۔ قادیان

مجلس مشاورت کے نمائندے

اس سے پہلے بھی متعدد بار اعلان کیا جا چکا ہے۔ کہ تمام انجمن ہائے احمدیہ اپنی طرف سے نمائندگان کا انتخاب کر کے مطلع فرمائیں۔ لیکن اس وقت تک صرف تینتیس ۳۳ انجمنوں کے نمائندوں کے نام آئے ہیں۔ چونکہ وقت بہت تنگ ہے۔ اس لئے دوبارہ میں اس اعلان کے ذریعہ انجمن ہائے احمدیہ کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ جلد سے جلد اپنے نمائندوں کے ناموں سے مطلع فرمائیں۔ والسلام

خاکسار یوسف علی۔ سیکرٹری مجلس مشاورت۔ قادیان

ترکی میں اشاعت احمدیت

ایک ترک بنام عزیز یحییٰ صاحب جو مفتی محمد صادق صاحب کے ذریعہ امریکہ میں احمدی ہوئے تھے۔ حال میں ان کا خط ترکی سے آیا ہے۔ جس میں وہ لکھتے ہیں۔ اب میں امریکہ سے اپنے وطن واپس آ گیا ہوں۔ یہاں میں نے شادی کر لی ہے۔ اور اپنے بھائی۔ بہنوں اور بیوی کو احمدیت کی تبلیغ کر رہا ہوں۔ امید ہے۔ وہ سب جلد اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی بیعت کر کے داخل سلسلہ حقہ ہو جائیں گے۔ رسالہ ریویو آف ریلیجنز میرے نام جاری کرا دیا جائے۔ اور سلسلہ کے حالات سے مجھے اطلاع دیتے رہیں۔

یہ ایک بہت جوشیلا نوجوان احمدی ہے۔ امید ہے اس کے ذریعہ ترکی میں سلسلہ کی اشاعت ہو گی۔

ایک ضروری رسالہ

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہندو مسلم فسادات کے دفعیہ کے متعلق جو چٹھی وائسرائے کو لکھی تھی۔ وہ رسالہ کی صورت میں طبع ہو کر کلکتہ سے یہاں پہنچ گئی ہے۔ صحیح خرچ کا اندازہ لگایا گیا ہے۔ پانچ رسالے ایک روپیہ (معہ خرچ محصول ڈاک) میں مل سکتے ہیں۔ اور خدا کے فضل سے ہندو مسلمانوں میں اس کی کثرت اشاعت بہت مفید ثابت ہو گی۔ خاکسار نے گذشتہ اعلان میں عرض کیا تھا۔ کہ جس قدر رسالے کسی صاحب کو مطلوب ہیں۔ وہ دفتر ہذا سے قیمتاً طلب فرمالیں۔ اور علیحدہ مراسلہ جات کے ذریعہ بھی مختلف سیکرٹری صاحبان کو اطلاع دی تھی۔ کہ ایک مناسب تعداد خرید فرمائیں۔ طبع وغیرہ کا خرچ سب دفتر ہذا کے ذمہ قرض ہے۔ جسے ادا کرنے کے واسطے میں تعداد مندرجہ اعلان کے مطابق سیکرٹری صاحبان کی خدمت میں ۲۰ ماہ اپریل ۱۹۲۷ء کو وی پی روانہ کر دوں گا۔ مہربانی کر کے وصول فرما کر مشکور فرمائیں۔ اگر کسی صاحب کو عذر ہو۔ تو وہ فوراً اطلاع دیں۔ تاکہ دفتر کا نقصان نہ ہو۔

ناظر امور خارجیہ۔ قادیان

معاونین جرائد سلسلہ

جناب حکیم ابو طاہر محمود احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ کلکتہ اپنی سالانہ رپورٹ جماعت احمدیہ کلکتہ صیغہ اخبارات و اشاعت بابت ۲۷-۱۹۲۶ء میں اطلاع دیتے ہیں۔ کہ مفصلہ ذیل خریدار مختلف اخبارات اور رسالہ جات کے لئے مہیا کئے گئے۔

الفضل ۵۔ ریویو اردو ۴۔ ریویو انگریزی ۲۰۔ نور ایک سن رائز ۵۔ احمدیہ گزٹ ۴۔ مصلح ۷۔

یہ دوسری جماعتوں کے لئے ایک قابل تقلید نمونہ ہے۔

کتابوں کیلئے درخواست

علاقہ مدراس سے ایک صاحب نے حقیقۃ الوحی۔ سرمہ چشم آریہ۔ آئینہ کمالات اسلام۔ ایام الصلح۔ آئینہ صداقت۔ کتب کے متعلق درخواست کی ہے۔ کہ مفت بھجوائی جائیں۔ کیونکہ وہ قیمت ادا کرنے سے معذور ہیں۔ اس لئے احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ جو دوست اس طرح اشاعت سلسلہ میں حصہ لینا چاہیں۔ وہ ان میں جو کتابیں دے سکیں۔ اس کی قیمت یا کتب دفتر ڈاک میں ارسال فرمائیں۔

خاکسار محمد یار اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری

حج پر جانیوالوں کو اطلاع

احمدی صاحبان جو امسال براستہ کراچی حج پر جانیوالے ہوں۔ وہ اپنی آمد کی اطلاع خاکسار کو دیں۔ کوشش کی جایا کرے گی۔ کہ احمدی حاجی ایک ہی جہاز میں بٹھائے جایا کریں۔ تاکہ ان کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہو۔ ڈیک یعنی تیسرے درجہ کا کرایہ ۲۴۴ روپیہ آمد و رفت طے ہوا ہے۔ ہر ایک حاجی اچار چٹنی۔ چاول اور روغن زرد اگر اپنے ہمراہ لیتا آئے تو بہتر ہے۔ یہاں پر بھی ہر ایک چیز مل سکتی ہے۔ مگر ذرا گراں۔

طالب دعا۔ شیخ عبد المجید (دھرم کوٹی) جنرل سیکرٹری انجمن احمدیہ کراچی

منسوخی وصیت

مسمی بدر الدین ولد گسیٹے خان قوم سندھ وصیت نمبر ۲۳۱۰ اور مسماۃ فضل بی بی صاحبہ زوجہ بدر الدین موصیہ ۲۲۳۰ ہر دو میاں بیوی نے ۱۱ مارچ ۱۹۲۳ء کو وصیت کی تھی۔ مگر آج تک ان کی تکمیل نہیں کرائی۔ حالانکہ تین سال متواتر ان کو یاد دہانیاں کرائی جاتی رہی ہیں۔ پس ان حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے ہر دو وصایا داخل دفتر کی جاتی ہیں۔ محمد سرور شاہ۔ سیکرٹری مجلس کارپرداز مقبرہ بہشتی قادیان

اعلان

جب کسی موصی سے سارٹیفکیٹ کسی طرح سے ضائع ہو جائے اور وہ جدید نقل طلب کرنا چاہے۔ تو ایسی درخواست کے ساتھ ۸ کی رقم آنی چاہیئے۔ محمد سرور شاہ۔ سیکرٹری مجلس کارپرداز مقبرہ بہشتی

اُستادوں کی ضرورت

تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے لئے مفصلہ ذیل استادوں کی ضرورت ہے۔

ایک بی اے۔ بی۔ ٹی۔ ایک جے اے۔ وی۔ ایک ایس۔ وی۔ تین نارمل پاس۔ تنخواہ معقول حسب لیاقت بمع پراویڈنٹ فنڈ۔ درخواست کنندگان نوجوان۔ چست۔ مستعد اور کھیلوں میں حصہ لینے والے۔ درخواستیں بمع نقول اسناد بنام مینیجر بہت جلد آنی چاہئیں۔ مینیجر محمد دین

معلمین کی ضرورت

(۱) ننکانہ صاحب بیرونجات گاؤں میں ڈی بی سکولوں میں دو انٹرینس پاس یا مڈل پاس احمدی دوستوں کی ضرورت ہے۔ تنخواہ بیس روپے اور اٹھارہ روپے ماہوار کے علاوہ رہائش اور خوراک کا بھی اچھا انتظام ہو گا۔ دو نارمل یا ایس وی (۳۰ روپے) (۲۵ روپے) پاس کی بھی ضرورت ہے۔ خواہشمند اصحاب مخلص احمدی ہوں۔ اور جلد سے جلد اپنی درخواستیں پتہ ذیل پر ارسال فرمائیں۔

کتب مطلوب ہیں

(۲) بندہ کو سلسلہ حقہ کے ایک ضروری کام کے لئے دو کتب یادگار جنگ اور یاران جنگ جو کہ گورنمنٹ نے بعد از جنگ عظیم مفت تقسیم کی تھیں۔ ہر دو حصہ کی ازبس ضرورت ہے۔ جن احباب کرام کے پاس ہوں وہ یا تو بھیج دیں یا اپنے پتہ سے اطلاع بخشیں۔ تاکہ خرچ ڈاک ارسال کر کے منگوائی جائیں۔ عاجز۔ محمد ابراہیم سیکنڈ ماسٹر سیکرٹری انجمن احمدیہ ننکانہ صاحب

احمدیان اجمیر توجہ کریں

اجمیر کے احمدی دوست مجھے اپنے پتوں سے مطلع فرمائیں۔ بہت کوشش کے بعد ابھی تک صرف ایک دوست سے ملاقات کا موقعہ ملا۔ جن سے تفصیلی حالات معلوم نہیں ہو سکے۔ خاکسار سید محمد یوسف احمدی کلرک $\frac{H}{4}$ 10/4 بمبئی گرینیڈیرز اجمیر (راجپوتانہ)

درخواست ہائے دعا

سعد الدین صاحب احمدی سکول ماسٹر جہلم بی اے کے امتحان میں چودہری محمد شفیع خان صاحب بی اے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل
یوم سہ شنبہ ۔ قادیان دارالامان ۔ ۱۲ اپریل ۱۹۲۷ء

مسلمانوں کو آریوں کی یورش سے بچانے کیلئے مبلغین اسلام کی جدوجہد

ہندوستان میں شدھی کس طرح ہو رہی ہے

مخالفین اسلام خصوصاً آریہ سماج نے عام ہندو امداد سے ملک کے ہر حصہ میں مسلمانوں کی تعداد گھٹانے اور ہندو آبادی بڑھانے کی کوششیں اور ہر طرح مسلمانوں کو تنگ کرنے کی تدابیر بڑے پیمانہ پر جاری کر دی ہیں۔ بعض والیان ریاست۔ ہندو امراء اور ان کے ہم مذہب حکام ظاہر و خفیہ امداد دے کر اس مقصد میں دشمنان اسلام کا ہاتھ بٹا رہے ہیں۔ ہمارے پاس ہر حصہ سے جو رپورٹیں آئی ہیں۔ ان کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔

مسلمانوں کو مرتد کرنے کی کوششیں بڑے پیمانہ پر جاری ہیں۔ ان میں بعض والیان ریاست۔ سرکاری عہدہ داران۔ وکلاء۔ عام امراء۔ رؤسا و ساہوکاران کا بڑا دخل ہے۔ خطرناک پہلو یہ ہے کہ سناتن دھرمی جو علیحدہ تھے۔ اب آریہ سماج کا ساتھ دے رہے ہیں۔ اور ہر ممکن طریق مسلمانوں کی بیخ کنی کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے۔ علاوہ اسلام و بانی اسلام پر غلط اتہامات کی اشاعت کے قرض خواہوں کا دباؤ۔ جھوٹے مقدمات۔ مار پیٹ۔ جبر۔ مال۔ ملازمت کا لالچ اور وکلاء کا بلا معاوضہ مدد دینا چند ذرائع ہیں۔ جو آریہ سماج کے کارکن اشدھی کے لئے استعمال کر رہے ہیں ۔

ہماری مشکلات

جن مشکلات کا تمام مسلمانوں اور احمدی کارکنان دعوت و تبلیغ کو سامنا ہے۔ ان کا اندازہ کرنے کے لئے دو تین خطوں کا اقتباس ملاحظہ ہو۔

(۱) موضع ... ... میں ... ... خاں کے ارتداد کے لئے آریہ کوشش کر رہے ہیں۔ اس پر ہر طرح کا دباؤ ڈالا جا رہا ہے چونکہ اس کا اثر کئی دیہات پر ہے۔ اس لئے دشمن ہر حیلہ سے کام لے رہا ہے۔ اس پر پانچ ہزار روپیہ قرض ہے۔ شدھی سبھا اس کا قرض اتارنے اور مالی امداد دینے کے وعدے دیکر اسے خریدنا چاہتی ہے۔

(۲) مقام ... ... ضلع ... ... ہندوؤں کی مالی حالت اچھی ہے ہندوؤں نے ... ... آریہ کو بلایا تھا۔ اس کے بعد سے ... ... کے مسلمانوں کے عقیدے خراب نظر آتے ہیں۔ بلکہ سچ تو یوں ہے۔ یہاں کی کشتی اسلام غرق ہوتی نظر آتی ہے۔ کوئی شیدائی اسلام اس کشتی کا ناخدا بنکر غرق ہونے سے بچا لیوے

(۳) ہماری حالت ہسپانیہ کی سی ہے۔ المدد !

ہم کیا کر رہے ہیں

ہمارے پاس آریہ سماج کی طرح مال کثرت سے نہیں۔ اور گرد و نواح کے چھڑانے اور مالی امداد دینے میں ہم آریہ حملہ کا ترکی بہ ترکی جواب نہیں دے سکتے۔ مگر مسلمان پبلک کو یہ بتا دینا چاہتے ہیں۔ کہ خدا کے فضل سے دشمن کے حملہ کی روک تھام ایک باقاعدہ نظام کے ساتھ جاری ہے۔ جس میں آنریری اور باقاعدہ مبلغین بڑی مستعدی سے کام کر رہے ہیں۔ بعض رپوٹوں سے چند فقرات نقل کئے جاتے ہیں۔ تا ہمارے کام کی نوعیت کا علم ہو۔

علاقہ ارتداد یوپی:۔ میں نے ایام زیر رپورٹ میں ۔۔ میل کا سفر کیا۔ اس میں سے صرف ۷۰ میل ریل کا سفر تھا۔ علاوہ تبلیغ اسلام مسلمان امراء اور عوام کو شدھی کے خطرات سے آگاہ کیا۔ اور خدا کے فضل سے امید ہے۔ کہ ... مقامات جن کے شدھی کی آگ میں جلنے کا خطرہ تھا۔ اب محفوظ رہیں گے۔

(۲) تمام مسلمان متفقہ طور پر مرتدین کو واپس لانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور کوئی فرقہ وارانہ سوال اصل مقصد کے حصول میں حائل نہیں۔ ہمیں کامیابی کی امید ہے ۔ انشاء اللہ۔

(۳) ... ... خاں ملکانہ کو ساتھ لے کر ... ... وغیرہ دیہات کا دورہ کیا۔ اور یقین دلاتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے شدھی سنگٹھن کا اثر زائل ہو رہا ہے۔

(۴) مراد آباد میں مسلمانوں کو آریہ سماج نے تنگ کر رکھا تھا آخرش ہمارے آنریری چار مبلغ پہنچ گئے۔ اور آریہ سماج کا منہ بند کر کے اسلام کی عزت رکھی گئی ۔

مشرقی بنگال :۔ میں نے ایک سو میل کا دورہ کیا ہے۔ اور ضروری مقامات کا معائنہ کر لیا ہے۔ پیر صاحب پہنچ گئے ہیں اور برہمن بڑیہ کے مرکز سے کام شروع کر دیا ہے۔

بنگال :۔ نواح کلکتہ کے تپ گرہوں میں سے بعض لوگ مرتد ہو گئے تھے۔ خطرہ تھا۔ کہ سب لوگ ہی ضائع نہ ہو جائیں۔ اس لئے مسلمانوں کی متفقہ کوشش سے آئندہ ارتداد رک گیا ہے۔ بنگالی زبان میں ایک ٹریکٹ انسداد ارتداد کے لئے شائع کیا گیا ہے ۔

سندھ :۔ ایک قوم پر شدھی سبھا ڈورے ڈال رہی ہے۔ مگر مسلمانوں کو خطرہ سے آگاہ کر دیا ہے۔ اور خدا کا احسان ہے۔ کہ بیداری کے سامان ہیں۔ دیگر مبلغین اپنے مقامات پر ضروری جدوجہد کر رہے ہیں ۔

دکن :۔ بعض ہندو فقرا کے اسلام لانے اور تبلیغ کے کام کے ترقی کر جانے سے ہندوؤں کی مخالفت ترقی پر ہے۔ مگر اللہ کا احسان ہے۔ کہ صداقت اسلام اپنا اثر کر رہی ہے۔

اچھوت اقوام :۔ اچھوت اقوام کے سوال کا حل بھی سوچا جا رہا ہے۔ اور انہی اقوام سے مسلمان شدہ مبلغین ان کے درمیان کام کر رہے ہیں۔ علاوہ ازیں سوامی شودرانند صاحب جو ہندوؤں سے اچھوت لوگوں کو حقوق دلوانے کے لئے آئے ہوئے ہیں۔ تعاون کیا جا رہا ہے۔ اور ضلع جالندھر میں ان کے جلسوں کی صدارت ایک معزز احمدی راجپوت نے کی۔ اور تائید الٰہی سے وہاں کی ادنیٰ اقوام کے بعض آدمی جو شدھی پر تیار تھے۔ رک گئے۔ ہم عام مسلمان پبلک کو بھی مشورہ دیتے ہیں۔ کہ سوامی شودرانند کی مدد کریں اور مظلوم اچھوت کہلانے والی اقوام کو ابھارنے میں ان سے تعاون کریں ۔

ہماری ہدایات

ہم نے اپنے مبلغین کو ہدایت کر دی ہے کہ حالات کی نزاکت کو مد نظر رکھ کر کوئی فرقہ وارانہ مناقشہ درمیان نہ آنے دیں۔ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام لیوا لوگوں کی خدمت کو اپنا فخر سمجھیں۔ اور ہر ممکن طریق سے مسلمانوں کی مدد کریں۔ اور ان کو دشمنوں کی زد سے بچائیں۔

الحمد للہ کہ ان ہدایات پر عمل کیا جا رہا ہے۔ گو خطرات کا کامل انسداد نہیں ہو سکتا۔ جب تک شدھی کا مقابلہ پورے سامان سے نہ کیا جائے۔ اور اس پر بڑا روپیہ صرف ہوتا ہے۔ جو ہمارے پاس آریوں کی طرح نہیں تاہم باوجود اپنی غیر ملکی ذمہ واریوں کے ہم ہندوستان میں پوری تن دہی سے کام کر رہے ہیں۔ اور علاوہ ہر علاقہ کے مقامی مبلغین کے مرکزی مبلغین کو جہاں ضرورت ہو۔ بھیج دیا جاتا ہے ۔

مسلمانوں کو جہاں آریوں کے مقابلہ کے لئے احمدی مبلغین کی ضرورت ہو۔ وہاں کے لئے کرایہ بھیجکر منگا سکتے ہیں۔ جلد سے جلد بھیجنے کی کوشش کی جائیگی۔ لیکن جہانتک ممکن ہو۔ مباحثہ یا لیکچر کی مقررہ تاریخ سے کچھ دن قبل اطلاع دینی چاہیئے۔ تاکہ بآسانی انتظام کیا جا سکے

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

مجلس مشاورت میں شمولیت کی اہمیت

جو اصحاب گزشتہ چند سالوں سے مجلس مشاورت میں شریک ہوتے رہے ہیں۔ اور جنہوں نے اس مجلس کی رپورٹیں پڑھی ہیں۔ وہ بآسانی اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ سے تعلق رکھنے والے کیسے کیسے اہم امور اس میں پیش ہوتے اور انہیں سرانجام دینے کی تجاویز سوچتے اور ان پر غور کرنے کے لئے کتنی محنت اور مشقت برداشت کی جاتی ہے۔ اعلائے کلمۃ اللہ میں جو روکاوٹیں اور مشکلات سد راہ ہوتی ہیں۔ ان کے ہٹانے اور منزل مقصود تک پہنچنے کے لئے کس قدر دماغ سوزی سے کام لیا جاتا ہے جماعت کی اپنی تنظیم تعلیم و تربیت اور احکام شرعی کی پوری پوری پابندی کرانے کی خاطر کتنی ضروری تجاویز پر تنقید ہوتی ہے۔ پھر ان سب باتوں سے بڑھ کر وہ ٹریننگ ہے۔ جو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی جماعت کے ہر فرد میں جائز اور صحیح حریت و آزادی پیدا کرنے اور سلسلہ کے اہم امور سرانجام دینے کے قابل بنانے کے متعلق کرتے ہیں۔ کونسا احمدی ہے۔ جو یہ نہ چاہتا ہو۔ کہ بڑی سے بڑی دینی خدمات سرانجام دینے کا اسے موقعہ نصیب ہو۔ اور کون احمدی ہے۔ جس کی یہ خواہش نہ ہو۔ کہ اس کا وجود سلسلہ احمدیہ کے مفاد اور اغراض کے لئے مفید ترین وجود ثابت ہو۔ اگر ہر ایک کی یہی خواہش ہے۔ اور یہی ہونی بھی چاہیئے تو غور فرمایئے مجلس مشاورت میں شمولیت کس قدر ضروری ہے۔ جس کی غرض و غایت ہی یہ ہے۔ کہ ہر مقام کے چیدہ چیدہ افراد کی ایسی تربیت ہو۔ کہ ان کے وجود نہ صرف اپنے اپنے مقام کے لئے بلکہ تمام جماعت کے لئے بہترین وجود ثابت ہوں۔ اور جو کچھ انہیں سکھایا اور بتایا جائے۔ اسے وہ اپنے دوسرے بھائیوں تک پہنچائیں اور اپنے نمونہ اور کوشش سے اس پر عمل کرائیں۔

پھر مجلس مشاورت میں ہی شریک ہو کر معلوم ہو سکتا ہے کہ وہ فرض کیسے ہے کہ ہم کھڑے ہوتے ہیں۔ اور جسے سرانجام دینے کے لئے ہم پے بہ پے خدا تعالیٰ کے تین مقدس بندوں کے ہاتھ پر اقرار کر چکے ہیں۔ اسے کس حد تک ہم نے ادا کیا ہے اور کس قدر ادا کرنا باقی ہے۔ اور ظاہر ہے۔ کہ جب تک ہمارے پیش نظر اپنی زندگی کے اس اہم فرض کے دونوں پہلو نہ ہوں۔ اس وقت تک ہمارا قدم آگے کی طرف نہیں بڑھ سکتا۔ اور نہ وہ جوش اور ولولہ پیدا ہو سکتا ہے۔ جو عظیم الشان کامیابی حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے۔ پس ہر ایک احمدیہ انجمن کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے میں سے بہترین فرد کو اپنا نمائندہ بنا کر مجلس مشاورۃ میں شمولیت کے لئے روانہ کرے۔ تا وہ مجلس کے صحیح اثرات اور نتائج اخذ کر کے اپنی انجمن کے دیگر افراد کو عمدہ طریق سے آگاہ کر سکے۔ اور ان کے جوش اور فداکاری کو بڑھا سکے۔

اگر کسی انجمن کی طرف سے کوئی نمائندہ نہ آئے یا بہترین آدمی نہ آئے۔ اور نام کے طور پر کسی آدمی کو بھیج دیا جائے۔ تو اس کے سوائے اس کے کیا سمجھا جائے گا۔ کہ اس انجمن کو سلسلہ کے اہم امور سے کوئی دلچسپی نہیں۔ اور وہ ترقی کی طرف قدم بڑھانے کی بجائے تنزل کی طرف رُخ کئے ہوئے ہے۔ اگر کوئی انجمن بھی اپنے متعلق یہ سُننا گوارا نہیں کر سکتی۔ تو چاہیئے کہ بہترین نمائندے مجلس مشاورت میں شمولیت کے لئے بھیجے جائیں۔ جو نہ صرف اپنی جماعت کے حالات سے پوری پوری واقفیت رکھتے ہوں۔ بلکہ گرد و پیش کے حالات سے بھی آگاہ ہوں۔

اُمید ہے کہ تمام احمدیہ جماعتیں اس اہم امر کو اتنی وقعت دیں گی۔ جس کا یہ مستحق ہے۔ اور ہر مقام سے احمدی نمائندے شرکت کے لئے تشریف لائیں گے۔

خواجہ کمال الدین صاحب سے ایک سوال

غیر مبایع اصحاب کے باہمی اختلاف کو افسوسناک حد تک پہنچا دینے اور دل آزاری کے نت نئے طریق ایجاد کرنے سے تنگ آ کر کئی مقامات کے احمدیوں نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ سے غیر مبایعین کی اقتدا میں نماز نہ پڑھنے کی اجازت طلب کی لیکن حضور نے منظور نہ فرمایا۔ اور ہر بار یہی جواب دیا۔ کہ جب تک وہ احمدی کہلاتے ہیں۔ ان کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے لیکن اس کے مقابلہ میں غیر مبایعین کو دیکھئے۔ جہاں وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صریح ارشاد کے خلاف غیر احمدیوں کے پیچھے نماز پڑھنا جائز قرار دے رہے ہیں۔ وہاں مبایعین کے پیچھے نماز پڑھنا ان کے نزدیک جائز نہیں ہے۔ چنانچہ چند ہی دن ہوئے۔ خواجہ کمال الدین صاحب نے اپنے ایک مضمون میں لکھا۔

"ہم بعض کے پیچھے اس لئے نماز نہیں پڑھتے۔ کہ وہ احمدی نہیں۔ بلکہ اس لئے کہ وہ مکفر اہل قبلہ ہے۔ ہم قادیان کے احمدیوں کے پیچھے بھی نماز نہیں پڑھتے۔ کیونکہ وہ اہل قبلہ کے مکفر ہیں"

اس پر اہل حدیث (۲۵ مارچ) نے خواجہ صاحب سے حسب ذیل سوال کیا ہے:۔

"آپ جو قادیانیوں کے پیچھے نماز پڑھنا ممنوع جانتے ہیں تو آپ کے نزدیک ان تینوں مراتب میں سے کس مرتبے میں ہوئے۔ اگر یہ مومن ہیں یا فاسق بھی ہیں۔ تو آپ ان کے پیچھے نماز کیوں نہیں پڑھتے ہیں؟ اور اگر آپ ان کو بوجہ تکفیر کے کافر جانتے ہیں۔ تو آپ نے جس دروازہ کو بند کرنے کے لئے آواز اُٹھائی تھی۔ خود بھی اسی میں داخل ہو گئے۔ یعنی آپ نے بھی اہل قبلہ کو کافر کہا۔ پھر کیا دیگر مکفرین آپ کو یہ نہ کہیں گے ؎

این گناہیست کہ در شہر شما نیز کنند"

جناب خواجہ صاحب انہیں جو چاہیں۔ قرار دیں۔ ہم تو انہیں اس وقت تک احمدی ہی کہیں گے۔ جب تک وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبول کرنے کا دعویٰ کریں گے۔ ہاں یہ ضرور کہیں گے۔ کہ جو حربہ وہ ہمارے خلاف چلانا چاہتے ہیں۔ اس کی زد سے وہ خود بھی نہیں بچ سکتے۔ جیسا کہ اہل حدیث کے اس سوال سے ثابت ہے۔ جو اوپر درج کیا گیا ہے۔

مُسلمانوں میں اتحاد کا احساس

یہ ایک خوشی کی بات ہے۔ کہ ایسے وقت میں جبکہ مخالفین اسلام پورے ساز و سامان اور مکمل تیاری و انتظام کے ساتھ اسلام پر حملہ آور ہو رہے ہیں۔ مسلمانوں میں اتحاد و اتفاق کی تحریک ترقی کر رہی ہے۔ اخبار پیسہ نے سرحد کورم کے شیعہ سنیوں میں فساد کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے:۔

"سرحد کے ذمہ دار مسلمانوں کو چاہیئے۔ کہ اپنے رسوخ سے فریقین کو اس برادر کشی سے روکیں۔ شیعہ۔ سنی حنفی وہابی اور احمدی وغیرہ ہندوستان کے اندر اور باہر ہر چند کہ فروعات مذہبی میں کچھ اختلاف رکھتے ہیں۔ لیکن درحقیقت سب ایک خدا۔ ایک رسول۔ ایک قرآن۔ ایک کلمہ اور ایک قبلہ کے معتقد ہیں۔ پس آپس میں لڑ کر کیوں اپنی طاقت اور لیاقت کو ضائع کرتے ہیں۔ جسے اپنے مخالفوں کے خلاف میدان تدبیر میں خرچ کرنے کے سخت محتاج ہیں"

اس پر شیعہ اخبار "درِ نجف" (یکم اپریل) نے بھی ضرورت اتحاد تسلیم کرتے ہوئے لکھا ہے:۔

"اس وقت مخالفین اسلام۔ اسلام پر سختی سے حملہ آور ہیں۔ اور اسلام کے نام لیواؤں کو دنیا سے نیست و نابود کرنے پر تُلے ہوئے ہیں۔ کاش! کہ مسلمان بھی یک دل و یک جان ہو کر اغیار کے حملوں کا جواب دیں"

اسی طرح اگر مسلمانوں کے ہر طبقہ اور ہر فرقہ میں اتحاد کا احساس پیدا ہو جائے۔ اور مخالفین اسلام کے اندفاع کے لئے متحدہ سرگرمی سے کام لیا جائے۔ تو تھوڑے ہی عرصہ میں اس کے نہایت خوشگوار نتائج دیکھے جا سکتے ہیں۔ آپس کے اختلاف کے ارتفاع کے لئے اگر نیک نیتی اور دیانتداری کو کام میں لایا جائے۔ تو بجائے اس کے کہ کسی قسم کی بدمزگی پیدا ہو۔ آپس کے اتحاد کی سبیل پیدا ہو جاتی ہے لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ مولویوں کا ایک گروہ ایسا ہے جو اپنا سب سے بڑا فرض مسلمانوں کو ایک دوسرے سے لڑانا اور برسر پیکار رکھنا سمجھتا ہے۔ ان مولویوں کے اپنے مرکز دیوبند کی ان دنوں جو حالت ہے [illegible] نفرت و فساد کا [illegible]

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور محمدی بیگم کی پیشگوئی

(ریویو)

ایک صاحب نے جو احمدیت کے متعلق تحقیقات کر رہے ہیں ۔ لکھا ہے ۔ محمدی بیگم والا معاملہ حضرت مرزا صاحب کی شخصیت پر بدنما دھبا ہے ۔ اس کی مکمل تشریح کی جائے ۔ اس لئے ان کے لئے اور دیگر ایسے لوگوں کے لئے جو نیک نیتی سے اس معاملہ کو سمجھنا چاہیں ۔ ذیل کا مضمون لکھا گیا ہے ؀

یہ فقرہ کہ محمدی بیگم والا معاملہ بدنما دھبہ ہے ۔ خود تشریح طلب ہے ۔ کہ کس پہلو کے لحاظ سے بدنما دھبہ ہے ۔ آیا مذہباً ۔ عقلاً ۔ عرفاً یا کسی اور پہلو کے لحاظ سے ۔ اگر ان تینوں پہلوؤں کے لحاظ سے بدنما دھبہ ہے ۔ تو محمدی بیگم والے معاملہ کے بدنما دھبہ ہونے کی وجہ سے چاہیئے تھا ۔ کہ جب حضرت مرزا صاحب نے محمدی بیگم کے متعلق پیشگوئی کی اور اس وقت آپ تن تنہا اور اکیلے فرد واحد کی حیثیت میں تھے ۔ آپ کے پیشگوئی کرنے کے بعد مذہب والوں ۔ عقل والوں ۔ عرف والوں سے کوئی بھی آپ کو قبول نہ کرتا ۔ لیکن ظاہر ہے ۔ کہ آپ کو ہر طبقہ کے لوگوں نے قبول کیا ۔ اور ہوتے ہوتے آخر قبول کرنے والوں کی تعداد کئی لاکھ افراد تک پہنچ گئی ۔ اور دنیا جانتی ہے ۔ کہ سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونے والے مذہب اور عقل اور عرف تینوں حیثیتوں کے انسان ہیں ۔ پس اگر محمدی بیگم والا معاملہ حضرت مرزا صاحب کی شخصیت پر بدنما دھبہ سمجھا جاتا ۔ تو اتنی شخصیتیں آپ کی شخصیت پہ قربان ہونے کے لئے طیار کیونکر ہو جاتیں ۔ خصوصاً محمدی بیگم کے اقارب اور رشتہ داروں کا سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونا اس پیشگوئی کے متعلق اعتراض کرنیوالوں کا بجائے خود مضبوط جواب ہے ۔ حضرت مرزا صاحب نے تو پیشگوئی ہی کی ۔ اور وہ بھی بعض شرائط کے لحاظ سے علم الٰہی کے مطابق ظہور میں آکر حضرت مرزا صاحب کے نکاح میں آنے سے رہ گئی ۔ لیکن اگر یہ امر بدنما دھبہ سمجھا جاتا ہے ۔ تو اعتراض کرنیوالوں کے نزدیک تو حضرت زینب کا نکاح شروع زمانۂ نبوت سے لے کر آج تک قابل اعتراض اور بدنما دھبہ چلا آتا ہے ۔ سو چشم بد اندیش کی بد نظری کوئی حقیقت نہیں رکھتی ؀

ہاں اگر محمدی بیگم کے نکاح کے متعلق تشریح مطلوب ہو تو اس کے لئے احمدیہ لٹریچر کا مطالعہ کافی ہے ۔ خصوصاً ان ٹریکٹوں اور پمفلٹوں کا مطالعہ جو بالخصوص اسی موضوع پر لکھ کر شائع کئے گئے ۔ اور جو قادیان کے تاجران کتب سے مل سکتے ہیں ۔

محمدی بیگم کے نکاح کی پیشگوئی کے متعلق ذیل کے چند امور کو مد نظر رکھنا بھی اس معاملہ کے فہم کے لئے بہت فائدہ مند ہے

محمدی بیگم کے متعلق پیشگوئی کیوں کی گئی

اس کے متعلق حضرت مرزا صاحب کی ذیل کی عبارت جو آپ کی کتاب آئینہ کمالات اسلام کے صفحہ ۳۲۰ پر ہے ۔ پیش نظر رکھنی چاہیئے ۔ آپ فرماتے ہیں :-

"اس پیشگوئی کی بنیاد نہیں تھی ۔ کہ خواہ مخواہ میرزا احمد بیگ کی بیٹی کی درخواست کی گئی تھی ۔ بلکہ یہ بنیاد تھی ۔ کہ یہ فریق مخالف جن میں سے مرزا احمد بیگ بھی ایک تھا ۔ اس عاجز کے قریبی رشتہ دار مگر دین کے سخت مخالف تھے ۔ ایک ان میں سے عداوت میں اس قدر بڑھا ہوا تھا ۔ کہ اللہ جل شانہٗ اور رسول اللہ صلعم کو علانیہ گالیاں دیتا تھا ۔ اور اپنا مذہب دھریہ رکھتا تھا ۔ اور نشان کے طلب کے لئے ایک اشتہار بھی جاری کر چکا تھا ۔ اور یہ سب مجھے مکار خیال کرتے تھے اور نشان مانگتے تھے ۔ . . . سو خدا تعالےٰ نے چاہا ۔ کہ ان پر اپنی حجت پوری کرے ۔ سو اس نے نشان دکھلانے میں وہ پہلو اختیار کیا ۔ جس کا ان تمام بیدین قرابتیوں پر اثر پڑتا تھا ۔ خدا ترس آدمی سمجھ سکتا ہے ۔ کہ موت اور حیات انسان کے اختیار میں نہیں ۔ اور ایسی پیشگوئی جس میں ایک شخص کی موت کو اس کی بیٹی کے نکاح کے ساتھ جو غیر سے ہو وابستہ کر دیا گیا ۔ اور میعاد کی حد مقرر کر دی گئی ۔ انسان کا کام نہیں ہے ۔ . . . جب تک اس لڑکی کا کسی دوسری جگہ نکاح نہ کیا گیا ۔ مرزا احمد بیگ زندہ رہا ۔ اور پھر ۔ . . اپریل ۱۸۹۲ء میں احمد بیگ نے اس لڑکی کا ایک جگہ نکاح کر دیا اور بموجب پیشگوئی کے تین برس کے اندر یعنی نکاح سے چھٹے مہینہ میں جو ۳۰ ستمبر ۱۸۹۲ء تھی فوت ہو گیا ؀"

پھر یہ امر قابل غور ہے ۔ کہ محمدی بیگم کے نکاح کے متعلق پیشگوئی کرنا کیا کسی نفسانیت کی بنا پر ہو سکتا ہے ۔ سو اس کے متعلق حضرت مرزا صاحب کی ذیل کی عبارت کو پڑھ لینا کافی ہے ۔ جو آئینہ کمالات کے صفحہ ۲۸۸ پر ہے ۔ وھو ہذا ۔

"پیشگوئی اس زمانہ کی ہے ۔ کہ جب کہ ہنوز وہ لڑکی نابالغ تھی ۔ یعنی اس زمانہ میں جب کہ لڑکی آٹھ یا نو برس کی تھی ۔ تو اس پر نفسانی افترا کا گمان کرنا اگر حماقت نہیں تو اور کیا ہے ۔"

پیشگوئی کی اصلی غرض

پھر اصل مقصود اور غرض پیشگوئی کی سمجھنا ضروری ہے کہ وہ کیا تھی

حضرت مرزا صاحب اپنی کتاب انجام آتھم میں اس پیشگوئی کا اصل مقصد بالفاظ ذیل تحریر فرماتے ہیں "وکان اصل المقصود اھلاکھم وکان علیہ مدار ۔ . . " یعنی اصل مقصد پیشگوئی کا ان رشتہ دار مخالفوں کی بوجہ ان کی شرارت کے ہلاکت تھی ۔ اور اس امر ہلاکت کا دار و مدار پیشگوئی کا قرار دیا گیا تھا ۔ اسی ہلاکت کی توضیح میں ایک الہام شائع کیا ہے ۔ جو کتاب آئینہ کمالات کے صفحہ ۵۶۹ پر بالفاظ ذیل درج ہے :-

"ستنظر ما افعل بھم وکنا علی کل شیء قادرین انی اجعل نساءھم ارامل و ابناءھم یتامیٰ و بیوتھم خربۃ لیذوقوا طعم ما قالوا وما کسبوا ولکن لا اھلکھم دفعۃ واحدۃ بل قلیلاً قلیلاً لعلھم یرجعون ویکونون من التوابین ۔"

یعنی تو عنقریب دیکھے گا ۔ جو کچھ کہ میں ان سے ہلاکت کی صورت میں معاملہ کرنے والا ہوں ۔ ہم ہر چیز پر قادر ہیں ۔ میں ان کی عورتوں کو بیوہ ۔ اور ان کے بچوں کو یتیم اور ان کے گھروں کو ویران کر دوں گا تا وہ اپنے ظالمانہ قول و فعل کا مزہ چکھیں ۔ لیکن میں انہیں یکبارگی ہلاک کرنا نہیں چاہتا ۔ ہاں آہستہ آہستہ کچھ دفعہ کے ساتھ انہیں ہلاک کروں گا ۔ تا وہ جو باقی رہ جائیں ۔ اس ہلاکت کے عبرتناک نمونوں سے شرارت سے باز آکر خدا کی طرف رجوع کریں اور توبہ کرنے والے بنیں ۔

ایسا ہی ایک اور الہام ہے ۔ جس میں توبہ کی طرف توجہ دلائی گئی ہے ۔ اور وہ یہ ہے ۔ "ایتھا المرأۃ توبی توبی فان البلاء علی عقبک" ۔ اس الہام میں ایک باوجاہت عورت کو مخاطب کیا ہے ۔ جس کا سارے کنبہ پر اثر تھا یعنی مرزا نظام الدین اور امام الدین کی والدہ اور مرزا احمد بیگ کی ساس ۔ اور محمدی بیگم کی نانی جسے مخاطب کر کے فرمایا ۔ اے عورت توبہ کر توبہ کر ورنہ بلا تیری لڑکی اور لڑکی کی لڑکی پر پڑنے کو ہے ۔

الہامات کا اثر

اس امر کو دیکھنا چاہیئے ۔ کہ ان الہامی الفاظ کا کیا اثر ہوا ۔ سو ظاہر ہے ۔ کہ اس کنبہ کی عورتیں بیوہ اور بچے یتیم اور گھر ویران ہو گئے ۔ اور آج اس سارے کنبہ سے جو مرزا نظام الدین ۔ امام الدین ۔ کمال الدین وغیرہ مخالفین کا تھا صرف ایک بچہ رہ گیا ۔ اور وہ بھی آج خدا کے رحم و کرم سے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہے ۔ باقی احمد بیگ کی بیوی اس کے لڑکے اور بعض لڑکیاں اور بعض دوسرے رشتہ دار جو چودہ ۱۴ پندرہ ۱۵ کی تعداد میں ہیں ۔ وہ بیعت کر کے سلسلہ میں داخل ہو چکے ۔ گویا ایک طرف ہلاکت کا انذاری نشان ظہور میں آیا ۔ تو دوسری طرف توبہ اور رجوع کا فائدہ اٹھانے والوں نے توبہ اور رجوع سے الہامی الفاظ کی ایک غرض پیش کردہ کو پورا کیا اور تصدیق کی ؀

محمدی بیگم کے رشتہ داروں کا احمدی ہونا

پھر اس امر کو بھی سمجھنا چاہیئے ۔ کہ محمدی بیگم کی پیشگوئی جب کہ محمدی بیگم کے کنبہ کے لوگوں کے لئے قابل اعتراض نہیں ہوئی ۔ ورنہ وہ احمدیت کو قبول نہ کرتے ۔ تو دوسرے لوگوں کا اس پر معترض ہونا کیا اس سے "مدعی سست گواہ چست" والی مثال

صادق نہ ٹھہری۔ خود محمدی بیگم اور اس کے شوہر مرزا سلطان محمد صاحب حضرت مرزا صاحب کے مخالف نہیں۔ چنانچہ مرزا سلطان محمد صاحب کی تحریر شائع شدہ ہے۔ جس میں انہوں نے اس بات کا اظہار کیا ہے۔ کہ مجھے مرزا صاحب سے کسی قسم کی مخالفت نہیں ہے۔ نہ محمدی بیگم والی پیشگوئی میرے لئے روک ہے۔ اور میں حضرت مرزا صاحب کو خدا کا ایک برگزیدہ اور صالح بندہ سمجھتا ہوں۔ اس کی تحریر کا عکس موجود ہے۔

وعید میں تبدیلی

پھر یہ امر بھی مدنظر رکھنا چاہئے۔ کہ محمدی بیگم کا نکاح وعدہ تھا۔ اور مرزا سلطان محمد صاحب کی ہلاکت وعید تھی۔ اور نکاح کا وقوع مرزا سلطان محمد صاحب کی ہلاکت کا مقتضی تھی۔ اور اس صورت میں نکاح کا وعدہ مشروط بوقوع وعید تھا۔ جب مرزا سلطان محمد صاحب کے اندر تبدیلی پیدا ہو گئی۔ تو بموجب ارشاد و آئین ایزدی کہ ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم اس وعید ہلاکت میں بھی تبدیلی پیدا ہو گئی۔ اور پھر حسب قضیہ مسلمہ اذا فات الشرط فات المشروط پیشگوئی کا معاملہ شرط کے مطابق ظہور پذیر ہو گیا۔ مرزا سلطان محمد کو ہندوؤں اور مسلمانوں کا ہزاروں لاکھوں روپوں کے طمع کے ساتھ حضرت مرزا صاحب پر نالش کے لئے برانگیختہ کرنا اور ابھارنا اور باوجود ان حالات کے مرزا سلطان محمد صاحب کا آپ پر نالش کرنے اور مخالفت کرنے بلکہ تکذیب کے اظہار کرنے سے باز رہنا کیا معمولی سی بات ہے۔

وعید ٹل سکتا ہے

اب یہ دیکھنا ہے کہ کیا وعید ٹل سکتا ہے۔ قرآن کریم کی رو سے ثابت ہے کہ وعید ٹل سکتا ہے۔ اور ٹل جاتا ہے۔ حضرت یونسؑ کی پیشگوئی جو وعید پر مشتمل تھی۔ باوجودیکہ اس میں شرط رجوع کا بھی ذکر نہ تھا۔ تاہم قوم یونس نے جب اپنی حالت کو بدل لیا۔ تو وعید کا وقوع بھی روک دیا گیا۔ پھر قرآن میں فرعونی لوگوں کا ذکر آتا ہے۔ کہ عذاب ان سے محض اس لئے دور کر دیا گیا۔ کہ انہوں نے یا ساحر (ادع لنا) کی درخواست میں میلان ظاہر کیا۔ اور وہ بھی ساحر کے خطاب سے جس سے ادنے درجہ کا میلان ظاہر ہوتا ہے۔ اس سے بھی بڑھ کر قرآن کریم میں اس قانون کو پیش کرنا کہ ان یک کاذبا فعلیہ کذبہ وان یک صادقا یصبکم بعض الذی یعدکم (سورہ مومن ع ۴) یعنی مدعی نبوت اگر جھوٹا ہے تو اس کے جھوٹ اور افتراء کا وبال اسی پر پڑے گا۔ یعنی قد خاب من افتری کے قانون کے ماتحت وہ خائب و خاسر ہو کر رہے گا اور اس سے بھی بڑھ کر ثم لقطعنا منہ الوتین کے قانون کے نیچے تقول کی سزا میں ہلاک کیا جاوے گا۔ ہاں اگر مدعی نبوت اپنے دعوی میں صادق اور راستباز ہے۔ تو وہ اس صورت میں بھی صادق ہی ٹھہرے گا۔ جبکہ اس کی تکذیب اور مخالفت کرنے والوں کے متعلق جو وعید اس نے پیش کئے۔ اور پیشگوئی کے طور پر قبل از وقت شائع کئے۔ ان میں سے بعض کا ظہور ہو جائے۔

پیشگوئیوں کا منسوخ اور محو ہونا

یہ امر بھی واضح رہے کہ قرآن کریم میں آیت ما ننسخ من آیۃ اور آیت یمحو اللہ ما یشاء و یثبت کے رو سے بعض پیشگوئیاں منسوخ اور محو بھی کر دی جاتی ہیں۔ اور آیت اذا بدلنا آیۃ مکان آیۃ کے رو سے بعض نشانوں کو بعض نشانوں سے تبدیل بھی کر دیا جاتا ہے۔ اور آیت وعد اللہ لا یخلف اللہ وعدہ ولکن اکثر الناس لا یعلمون کے رو سے بعض وعدے علم الٰہی کے مطابق ایسے طور سے ظہور میں آتے ہیں۔ کہ جس طرح لوگوں نے انہیں سمجھا ہوتا ہے۔ اس طرح ظہور میں نہیں آتے۔ حضرت مرزا صاحب کی کوئی ایک پیشگوئی بھی ایسی نہیں جو الہامی الفاظ کے خلاف یا اس شرط کے خلاف جو الہامی الفاظ میں پیش کی گئی ظاہر ہوئی ہو مخالف لوگوں کے اعتراضات ان کے اپنے غلط تراشیدہ معنوں اور تاویلوں کی بنا پر ہوتے ہیں۔ یا معاندانہ افتراء کی بنا پر جیسے کہ مثلاً محمدی بیگم کے نکاح کے متعلق تو اعتراض کر دیئے لیکن الہام لعلہم یرجعون ویکونون من التوابین اور الہام توبی توبی کو کہ جس میں بصراحت توبہ کی شرط موجود ہے۔ نظر انداز کر دیئے۔

محکم اور متشابہ آیات

یہ امر بھی ملحوظ رہے۔ کہ قرآن کریم میں آیت ھو الذی انزل علیک الکتاب منہ آیات محکمات ھن ام الکتاب واخر متشابہات کے رو سے بعض آیات کو محکمات قرار دیا ہے۔ اور بعض کو متشابہات۔ محکمات صریح ہوتی ہیں۔ جو حقیقت پر محمول ہوتی ہیں۔ اور متشابہات قابل تاویل ہوتی ہیں۔ دوسرے لفظوں میں یہ کہہ سکتے ہیں کہ محکمات ازقسم بدیہات ہیں۔ اور متشابہات ازقسم نظریات۔ پھر محکم اور متشابہ کا امتیاز خدا تعالیٰ کے علم کے مطابق اس کے فعل سے ظاہر ہوتا ہے۔ کیونکہ اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ بادی النظر میں الہامی الفاظ اپنے ظاہر کے لحاظ سے ایسے معنوں کی طرف متبادر الی الذہن ہوتے ہیں۔ جو بالکل قریب الفہم معلوم ہوتے ہیں۔ لیکن خدا کے علم میں ان کی حقیقت کچھ اور ہوتی ہے۔ جو خدا کے فعل اور اپنے ظہور سے طبائع کو تحیر میں ڈال دیتی ہے۔ مثلاً آنحضرت صلعم نے اپنی ازواج مطہرات کو مخاطب کر کے فرمایا۔ اسرعکن لحوقا بی اطولکن یدا کہ میری وفات کے بعد تم سے مجھے جلدی سے لاحق ہونے والی لمبے ہاتھ والی بیوی ہے۔ اب اس کے بعد متبادر الی الذہن اور قریب الفہم معنے کے لحاظ سے ان الفاظ کی جو حقیقت سمجھی گئی۔ وہ یہ تھی۔ کہ سب ازواج مطہرات نے ہاتھوں کو ماپنا شروع کر دیا اور اس طریق پر لمبے ہاتھ والی حضرت سودہ نکلیں۔ اب جب تک آنحضرت کی وفات کے بعد حضرت زینب ام المساکین کی وفات نہیں ہوئی سب کی نگاہ حضرت سودہ ہی کی طرف لگی رہی۔ اب خدا کے علم میں جو اس کی حقیقت تھی۔ وہ خدا نے اپنے فعل سے ظاہر کر دی کہ لمبے ہاتھ سے مراد سخاوت اور صدقات اور خیرات کی عادت ہے۔ کیونکہ صدقہ خیرات دینے کے وقت بھی ہاتھ کو لمبا کیا جاتا ہے۔ قالت الیہود ید اللہ مغلولۃ اور بل یداہ مبسوطتان میں اسی محاورہ کی طرف اشارہ ہے۔

اسی طرح یوم تاتی السماء بدخان مبین یغشی الناس ھذا عذاب الیم اور تبت یدا ابی لھب اور فان اعرضوا فقل انذرتکم صاعقۃ مثل صاعقۃ عاد و ثمود میں جن الہامی الفاظ میں پیشگوئی فرمائی ہے۔ ان میں قحط سالی اور خشک سالی کے لئے سماء اور دخان کا لفظ استعمال کرنا اور ابولہب کی تباہی اور ہلاکت کے لئے اس کے لئے ید کا لفظ استعمال کرنا۔ جس سے ابولہب کے بظاہر دو ہاتھ سمجھے جاتے ہیں۔ اور آنحضرت کی پیش کردہ صداقت اور ہدایت سے اعراض کرنے والوں کے لئے عذاب اور ہلاکت کی خبر قوم عاد اور ثمود کے صاعقۂ عذاب کی شکل میں پیش کرنا قرآنی اسلوب سے واقف انسان کے لئے حضرت مرزا صاحب کی پیشگوئیوں کو سمجھنے میں نہایت ہی کارآمد اور مفید ہے۔ (باقی) غلام رسول راجیکی

اہل قلم توجہ کریں

خدا کا شکر ہے۔ کہ میں اس وقت تک اپنے مشاہدات کے سلسلہ کو بفضل الٰہی اور دانشمند مشرق مغرب میں۔ کے سلسلہ کو ریویو میں جاری رکھ سکا۔ اور جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا اسے جاری رکھنے کی توفیق دیگا۔ میرے وہ دوست جو اپنے ہاتھ میں قلم اور دماغ میں تو نا رکھتے ہیں۔ اس پر غور کریں۔ کہ وہ اپنے اخبارات کا ہاتھ بٹانے کے خیال سے نہیں بلکہ جماعت کو مختلف خیالات سے آگاہ کرنے کے لئے کس قدر ذمہ وار ہیں۔ میں اس امر کو کبھی تسلیم نہیں کر سکتا۔ کہ انہیں وقت نہیں مل سکتا یا ان کے مشاغل اور فرائض پہلے ہی اس قسم کے ہیں۔ کہ دوسری طرف توجہ مشکل ہے۔ سب سے بڑی مصروفیت ہمارے امام کی ہے۔ اور جو لوگ غور کرنے والا دماغ رکھتے ہیں وہ سمجھ سکتے ہیں۔ کہ اس کے اوقات کس قدر معمور ہیں۔ باایں وہ اپنے بعض خدام کو اپنے ہاتھ سے لمبا اوقات لمبے لمبے خطوط لکھتے ہیں۔ تحریر و تصنیف کا سلسلہ برابر جاری رہتا ہے۔ اور سال میں کوئی نہ کوئی مضمون ان کے اپنے قلم کا لکھا ہوا شائع ہوتا ہے۔ پھر میں دوسروں کے کسی عذر کی کیا قدر کر سکتا ہوں۔ یہ غفلت ہے۔ اور میرے نزدیک قومی جرم ہے۔ جو لوگ خداداد قوتوں سے کام نہیں لیتے۔ اور اخبارات اور رسالجات کے لئے مضمون نہیں لکھتے۔ وہ اس کے لئے جواب دہ ہیں۔ یہاں میں نے دیکھا ہے۔ کہ وہ لوگ جو مذہبی خدمات کی بجا آوری پر مقرر ہیں سال میں سے اکثر تصنیف و تالیف کے شغل کو بھی ساتھ رکھتے ہیں۔ ایک ڈین انگ e ... ہیں جو سینٹ پال کے ڈین ہیں۔ باوجود گرجے کے متعلق تمام اپنی ذمہ داریوں اور فرائض کو ادا کرنے کے وہ اخبارات میں مضامین لکھتے ہیں۔ گو وہ روپیہ کے لئے لکھتے ہیں چونکہ یہاں کے اخبارات بیش قرار معاوضہ مضامین کے لئے دیتے ہیں۔ مگر یہ ظاہر ہے کہ اس مصروف دنیا میں انہیں بھی وقت مل جاتا ہے۔ میرا ذاتی سالہا سال کا تجربہ ہے کہ اخبارات کی ناکامی کی ایک یہ بھی وجہ ہے۔ کہ اس میں مختلف دماغ کے ادیبوں کا ہاتھ کام نہیں کرتا۔ ایک ہی شخص کہاں تک نئی نئی باتیں اور نئے خیالات پیش کرے گا۔ اور وہ خود بھی ایک حد تک جا کر تھک جاتا ہے۔ اس کوتاہ قلمی اور بے پروائی کا نتیجہ ہے کہ باوجود ہم میں (اقلاً) ہونے کے [illegible] اہل قلم اصحاب توجہ فرمائیں۔ [illegible]

بلادِ غربیہ میں طریقِ تبلیغ

اور جناب مولوی محمد علی صاحب کی تحریروں سے کچھ

پیغام صلح ۱۶ر فروری ۱۹۲۷ء میں ایک صاحب محمد ابراہیم اصفہانی کا ایک خط شائع ہوا ہے۔ جو انہوں نے مولوی عبدالرحیم صاحب ایم اے درد امام مسجد احمدیہ لنڈن ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز کے نام لکھا۔ جناب اصفہانی صاحب نے اس میں مولوی صاحب موصوف سے یہ شکوہ کیا ہے۔ کہ ان کی تقریروں اور تحریروں میں بجائے اسلام کے احمدیت کی تبلیغ پر زور ہوتا ہے۔ اس کا جواب عقلی طور پر ہمارے ایڈیٹر صاحب الفضل یکم اور گیارہ مارچ کی اشاعت میں نہایت احسن پیرائے میں دے چکے ہیں۔ چونکہ طبائع مختلف ہوتی ہیں کسی پر عقلی بات اثر کرتی ہے اور کسی کو نقلی بات پسند ہوتی ہے۔ لہٰذا میں نے مناسب سمجھا۔ کہ اس موضوع پر نقلی صورت پیش کروں۔

معلوم ہوتا ہے۔ جناب اصفہانی صاحب سلسلہ کی تاریخ اور لٹریچر سے ناواقف ہیں۔ ورنہ اس قسم کا شکوہ جناب درد صاحب سے نہ کرتے۔ اور نہ ہی اس مسئلہ کو امام حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کرنے کا خیال کرتے۔ پھر اصفہانی صاحب نے اگر لاعلمی سے ایسا کیا ہے تو وہ معذور سمجھے جا سکتے ہیں۔ لیکن پیغام صلح نے ان کی صدا کی بازگشت کا فرض ادا کر کے یہ شبہ پیدا کر دیا ہے کہ اس کے وابستگان بھی تاریخ اور سلسلہ کو بھول گئے ہیں یا ان کا پہلا طریق عمل جو مامور من اللہ کی زندگی میں انکی زیر نگرانی تھا۔ وہ اب بدل گیا ہے۔ ان دونوں صورتوں میں سے کوئی بھی ہو۔ قابل افسوس ہے۔ لہٰذا میں اصفہانی صاحب کی طرح ان پر الزام کے رنگ میں شکوہ نہ کرتے ہوئے امر بالمعروف کی حیثیت میں اور وَذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرَىٰ تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِينَ کے ماتحت ان کے سامنے وہ صفحات پیش کرتا ہوں۔ جو جناب مولوی محمد علی صاحب نے حضرت مسیح موعود کی زندگی میں لکھے۔

ہمارے دوستوں کو ۱۹۰۶ء کے ابتدائی وہ ایام نہیں بھولے ہونگے۔ جبکہ مولوی انشاء اللہ خان صاحب ایڈیٹر اخبار وطن نے یہ تجویز پیش کی تھی۔ کہ اگر رسالہ ریویو آف ریلیجنز میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام نہ آئے۔ اور آپ کے مشن کا ذکر نہ کیا جائے۔ تو نہ صرف وہ خود اس رسالہ کی جاپان میں اشاعت کے لئے حصہ لیں گے۔ بلکہ وہ غیر احمدی پبلک میں اس کی یورپ اور امریکہ میں اشاعت کے لئے اعانت کی تحریک بھی کرینگے۔ اس وقت جو خط و کتابت جناب مولوی محمد علی صاحب اور مولوی انشاء اللہ خان صاحب کے درمیان ہوئی۔ وہ نہ صرف اصفہانی صاحب کے اس خاص شکوے کا جواب اپنے اندر رکھتی ہے۔ بلکہ وہ ہمارے موجودہ اعتقادی اور عملی نزاعوں کے متعلق بھی فصل الخطاب ہے۔

میں ذیل میں جناب مولوی محمد علی صاحب کے ان خطوط میں سے جو انہوں نے ایڈیٹر صاحب وطن کو رقم فرمائے۔ ناظرین کے لئے عموماً اور اصفہانی صاحب اور ممبران پیغام صلح کے لئے خصوصاً ذیل میں نقل کرتا ہوں۔ مولوی صاحب اپنی پہلی چٹھی میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"آپ کے خطوط کے ذریعہ معلوم ہوا۔ کہ آپ خود دس روپیہ ماہوار رسالہ ریویو آف ریلیجنز کی جاپان میں اشاعت کے لئے دینے کے واسطے تیار ہیں۔ اور ایسا ہی ۱۲ر جنوری کے آپ کے اخبار سے بھی یہ پایا جاتا ہے۔ کہ آپ دوسرے مسلمانوں میں بھی اس کی اعانت کے لئے تحریک فرمانے کو تیار ہیں۔ بشرطیکہ ایڈیٹر رسالہ مذکور یعنی خاکسار انگریزی رسالہ میں حضرت مرزا صاحب کے مشن کا قطعاً کوئی ذکر نہ کرے۔ میں آپ کی اس ہمدردی کا تہ دل سے مشکور ہوں مگر میں حیران ہوں۔ اگر غرض اشاعت اسلام ہے تو اس رسالہ میں وہ کونسی بات پائی جاتی ہے جو اشاعت اسلام کے مفہوم کے خلاف ہے۔ گذشتہ چار جلدیں اگر آپ پسند فرمائیں۔ تو میں آپ کی خدمت میں بھیج دیتا ہوں۔ اور آپ ان کو مطالعہ کر کے مجھے اس قدر اطلاع دیں۔ کہ اس رسالہ میں فلاں مضمون سے ہتک اسلام پائی جاتی ہے۔ یا اسلام کے کسی اصول کی تردید ہوتی ہے (جناب اصفہانی صاحب کو معلوم ہونا چاہیئے۔ اور اصحاب پیغام صلح ضرور جانتے ہیں۔ کہ وہ پہلی چار جلدیں جن کا ذکر جناب مولوی صاحب نے کیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذکر سے لبریز ہیں۔ پس اگر اس وقت آپ کے ذکر سے کوئی ہتک اسلام نہیں ہوتی تھی۔ تو اب کیسے ہو سکتی ہے) .... اگر اہل اسلام کو صرف یہ غرض ہے۔ کہ اسلام کی صداقت اور اس کے اصول حقہ دوسرے لوگوں کے سامنے پیش کئے جائیں اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا منجانب اللہ اور خدا کا برگزیدہ ہونا ثابت کیا جائے۔ تو یہ رسالہ خدمت ادا کر رہا ہے۔ اور مسٹر کوئلم اور مسٹر ویب دونوں نے اس امر کو تسلیم کیا ہے۔ لیکن اگر ان کو (اہل اسلام) خواہ مخواہ کی یہ ضرورت ہے۔ کہ فلاں شخص کا اس میں نام نہ ہو یا فلاں سلسلہ کا ذکر نہ ہو۔ تو میں اس قسم کی کسی خواہش کو پورا کرنے کے لئے تیار نہیں۔ جو لوگ ہمارے امام سے حسن ظن رکھتے ہیں۔ خواہ وہ اس سلسلہ میں داخل ہوں یا نہ ہوں۔ وہ شاید اس بات کے خواہاں نہ ہونگے۔ کہ حضرت مرزا صاحب کا ذکر بھی ان کی آنکھوں کے سامنے نہ آئے لیکن جن کو اس درجہ تک عناد ہے۔ میں ان کا ایک پیسہ بھی اعانت کے رنگ میں حرام سمجھتا ہوں۔ چہ جائیکہ درخواست کروں۔ کہ اس رسالہ کی مدد کریں۔ وجہ یہ کہ یہی شخص ہے۔ جس نے اس زمانہ میں اسلام کی عزت قائم کی۔ اور اس کو زندہ مذہب ثابت کیا۔ اور یہ دکھایا۔ کہ اسلام کے کمالات اور اس کی برکتیں کسی ایک زمانے تک محدود نہیں۔ اگر ایسا ہوتا۔ تو یہ مذہب بھی دوسرے مذاہب کی طرح ایک مردہ مذہب ہوتا۔ مگر اسلام کی برکات کا چشمہ ہمیشہ جاری ہے۔ اور اس واسطے اس امت کو خیر الامم کہا۔ کہ ہمیشہ کے لئے برکات کی وارث قرار دی گئی۔ اور اسی واسطے یہ عجیب دعا سورہ فاتحہ میں ہر مسلمان کو سکھائی۔ اهدنا الصراط المستقيم صراط الذين انعمت عليهم کا مطلب یہ ہے۔ کہ پہلی قوموں پر تو تیرے انعام کے راہ بند ہو گئے۔ اے خدا! ہم پر تو اپنے انعام کا راہ کبھی نہ بند کیجیو۔ پس اول وہ بات جس کی طرف حضرت مرزا صاحب تعلیم دیتے ہیں یہی ہے۔ اور ان کا وجود اس کا عملی ثبوت اس زمانے میں ہے۔ اس کو نہ میں اور نہ کوئی احمدی جو اس رسالہ کا ایڈیٹر ہو گا کبھی چھوڑ سکتا ہے۔ مرزا صاحب یا ان کے سلسلہ کا ذکر ہم لوگ کیوں کرتے ہیں۔ صرف اسی لئے کہ اس سے اسلام کی فضیلت ثابت ہوتی ہے۔ اور اس کی صداقت مثل شمس نصف النہار کے چمک اٹھتی ہے"۔

(منقول از الحکم نمبر ۷ جلد ۱۰ - ۲۴ر فروری ۱۹۰۶ء)

ہم بھی اصفہانی صاحب اور ان کے ہمنواؤں کے لئے جناب مولوی محمد علی صاحب کی صدا اور اعلان کو لفظاً لفظاً دوہراتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ حضرت مرزا صاحب ہی وہ شخص ہیں۔ جنہوں نے اسلام کی عزت قائم کی۔ اور اسے زندہ مذہب ثابت کیا۔ اور اس لئے ہم ان کا ذکر کرتے ہیں۔ کیونکہ آپ کا وجود اس زمانے میں اسلام کی دائمی برکات کا عملی ثبوت ہے۔ اور ان کے ذکر سے اسلام کی صداقت مثل شمس نصف النہار کے چمک اٹھتی ہے۔ لہٰذا آپ کے ذکر کو نہ درد صاحب اور نہ کوئی احمدی جو اس رسالے یا کسی دیگر اخبار کا ایڈیٹر ہو گا۔ کبھی چھوڑ سکتا ہے۔ اور نہ چھوڑے گا۔

خاکسار مصباح الدین احمد عفا اللہ عنہ

اہلِ بہاء کی باطل کیشی

(ضرورت نہ تھی۔ کہ باطل کی تردید کے لئے یہ قلم دوبارہ اُٹھایا جاتا۔ کہ باطل حق کے قدموں کے نیچے کُچلا جاچکا ہے۔ اور اس کے ریزے ریزے ہو گئے۔ البتہ راہ پیمایانِ مسالکِ ہُدیٰ کے پاؤں میں گاہے گاہے کسی کنکر کی نوک چبھنے کا اندیشہ ہے۔ اس لئے چاہتا ہوں۔ کہ رستہ صاف کر دیا جائے۔ کہ اماطۃ الاذیٰ عن الطریق۔ ایک نیکی ہے۔)

ناظرین کرام! الفضل ۲۹ مارچ میں اسلام کے بدترین دشمنوں کا ذکر کیا گیا تھا۔ کہ یہ منافقوں۔ تقیہ بازوں۔ ملحدوں۔ دجالوں کا گروہ آخر احمدی مطالبات سے مجبور ہوا۔ اور اسے اقرار کرنا پڑا۔ کہ ہم قرآن مجید کو منسوخ مانتے ہیں۔ اور ایک نئی کتاب نئے دین بلکہ نئے خدا کے معتقد ہیں۔ جو انسانی لباس میں ظاہر ہوا۔ جواب میں کہا گیا ہے۔ یہ تو ہماری کتابوں میں پہلے لکھا تھا۔ مگر سوال تو یہ تھا۔ کہ ان کتابوں کو کیوں چھپایا جاتا رہا۔ اور اب تک چھپایا جاتا ہے۔ اگر احمدیوں نے اس کا پتہ لگا کر یہ راز طشت از بام کر دیا۔ اور اہل بہاء اب اقرار کرنے پر مجبور ہوئے۔ تو اس کی مثال ایسی ہے۔ جیسے ایک ڈاکو یا چور کی خانہ تلاشی پر کچھ برآمد ہو۔ تو وہ کہے۔ ہاں صاحب! یہ مال تو میرے پاس تھا۔ چور کو جیل خانے کی طرف لے جا رہے ہیں۔ اور وہ کہتا ہے۔ کہ ہاں چلئے صاحب۔ میں اُدھر ہی جا رہا تھا۔ ایسے چور کی شرافت نہیں کہیں گے۔ بلکہ پکڑنے والے کی شدت البطش کا قائل ہونا پڑیگا۔

کوکب کا تمام مضمون پڑھ ڈالو۔ گالیاں اور بیہودہ سرائی تو بہت ہے۔ مگر کسی بات کا جواب نہیں دیا۔ نہ انشاء اللہ قیامت تک دے سکینگے۔

میرا مطالبہ صاف اور کھلا کھلا ہے۔ اگر قرآن مجید کا زمانہ ختم ہے۔ اور اس کی بجائے دوسری کتاب نازل ہو چکی ہے تو وہ کتاب پبلک میں لاؤ۔ تا دنیا کے دانشمند فرزند اسے دیکھیں اور قرآنی آیات سے مقابلہ ہو سکے۔ کہتے ہیں۔ کہ قرآن مجید بھی نجماً نجماً نازل ہوا تھا۔ مگر قرآن مجید تو نازل ہو کر اسی عہد میں شائع ہو۔ اور تمہاری کتاب جسے قرآن مجید کے مقابل پیش کرتے ہو ۸۲ سال گذر گئے۔ ابھی پردہ خفا میں پڑی ہے۔ دُنیا کو دکھاتے نہیں کہ جانتے ہو۔ ہمہ عیب و نقص ہے۔ پہلی شریعت کی مرمت میرزا حسین علی صاحب نے کی۔ اور اسے ایک مسودہ قرار دیا گیا۔ جسے بہائیوں کے خدا نے نامنظور کیا۔ حالانکہ پہلے اس میں یہی قوت تھی۔ کہ قرآن مجید کو منسوخ کرنے والی تھی۔ پھر ایک اور شریعت نازل کی گئی۔ اس کتاب کا نام اقدس بتایا گیا۔ عبدالبہاء نے دیکھا۔ کہ یہ زمانہ کے ساتھ چل نہیں سکتی۔ اس لئے زبانی اس کی تشریح اور قطع و برید ہونے لگی۔ اب سامنے کیا لائیں۔ کیونکہ احمدی موجود ہیں۔ بہائی باوجود اتنی تزویر کے کہ اپنی کتابوں پر نہ نام لکھتے ہیں۔ اور نہ سن اشاعت۔ پوچھے جائینگے کہ پہلے کیا اور اب کیا۔ پھر جیل خانے کے ایک قیدی سے جو اپنی قسمت کے شکوے اور جنون تنہائی کے وسوسے خطوط کی صورت میں اتار رہا ہو کسی معقولیت کی توقع بھی کیا ہو سکتی ہے۔ بس صرف دعوے ہی دعوے ہیں۔ وہ بھی جب ذرا آرام پایا۔ اور دماغ بگڑا۔ ورنہ ھذا المظلوم ھذا الغلام اور رونا چیخنا چلانا۔ افیضوا علینا الماء پکارنا۔ اور برق اندازوں و حوالداروں کا شکوہ و شکایت۔ یہ وہ شریعت ہے۔ جسے اسلامی شریعت کے مقابل پیش کیا جاتا ہے کس وقاحت سے کہتے ہیں۔ کہ ابھی اس کے جلوے کی تابش نہیں کس جلوے کی۔ کہ مجھے فلاں نے مارا۔ اور فلاں نے کھانا نہ دیا اور سواری نہ ملی۔ کبھی تو معقولیت سے بھی کام لیا کرو۔ اگر فی الواقع اس کتاب میں کچھ ہے۔ اور قرآن مجید ایسی مطہر کتاب کے سامنے اس کا نام بھی شریفوں کی زبان پر آسکتا ہے۔ تو اسے پبلک کرو۔ گھروں میں کیوں چھپا رکھی ہے۔

دوسرا سوال یہ تھا۔ کہ نفوذ نفوذ کے لئے پھرتے ہو۔ دنیا کے کس علاقہ میں کوئی ایسی جماعت موجود ہے۔ جو اس خود ساختہ بہائی شریعت پر عملدرآمد کرتی ہو۔ اور ان نتائج سے بہرہ ور ہو رہی ہو جو شریعت حقہ پر عمل کرنے سے پیدا ہوتے ہیں۔ جواب آئیں بائیں شائیں۔ شرم! ابھی تو تمہارے مرکز میں بھی کوئی ایسا گروہ نہیں۔ جو وہ نمازیں باقاعدہ پڑھتا ہو۔ جو عجمی نے تجویز کیں۔ اور وہ روزے رکھے۔ جو مسجون عکہ نے بتائے۔ البتہ بُت بہجی کی قبر پر سجدے ضرور ہوتے ہیں۔ جو کفر و الحاد کی بات ہوئی۔ کہہ دیا۔ شریعت بہیّہ کا جلوہ ہے۔ اگر شریعت کا نفوذ اس بات کا نام ہے۔ تو پھر اپنے بھائی ابلیس کی اتباع میں ابلیس کے جمال مبارک کے شیدائی ہو۔ اور اسی کا کلمہ پڑھا کرو۔ تا کہ دنیا کو بھی دھوکہ نہ لگے۔ ابلیس کی بہت سی باتیں دنیا میں پھیل رہی ہیں۔ اور کل قوموں میں اس کا نفاذ ہوتا جاتا ہے کیا اسے بھی الحق قرار دوگے۔ تمہارا اصول تو یہی چاہتا ہے۔ امر جدید کے جلوے سے اضطراب ہمیں کیوں ہونے لگا۔ جدید کچھ ہو بھی۔ یہ مسئلہ تو بعد میں طے ہو گا۔ پہلے اس امر جدید کی تفصیلات تو پبلک میں رکھو۔ ملمع سازی سے چند سنگریزے جواہر ریزے ظاہر کرنا تو دجل محض ہے۔ تمہاری منافقت اور تقیہ بازی کی عادت ایسی راسخ ہے۔ کہ کوکب میں مناجات ماہ صیام اور عید شائع کر رہے ہو۔ تا مسلموں کو دھوکہ ہو کہ تمہیں اسلام سے کچھ مناسبت ہے حالانکہ اسلام کے تم بدترین دشمن ہو۔ پہلے یہ ظاہر کرو۔ کہ ماہ مارچ میں ہمارے ۱۹ روزے ہیں۔ اور عجمی بُت پرستوں کی مانند نوروز کے دن عید منایا کرتے ہیں۔ پھر یہ مناجاتیں لکھو۔ جو دراصل میرزا حسین علی صاحب نے "خدا" بن کر اپنے مرید کو حکم دیا ہے۔ کہ قُل کہکے یہ مناجات مجھ سے کرو۔ اور اب تم دنیا کو یہ دھوکہ دے رہے ہو۔ کہ گویا خدائے وحید نے میرزا حسین علی کو قُل کہا دیکھو آخر مرنا ہے۔ یہ دھوکہ کب تک چلے گا۔ بُت بہجی کا طلسم پاش پاش ہونے والا ہے۔ قادیان کی سطوت کبریٰ پہنائے عالم پر چھائی جاتی ہے۔ لومڑیوں کے لئے جھاڑیوں میں دبک رہنے کے سوا کچھ چارہ نہیں۔ خدا کے شیر کی زہرہ شگاف آواز سے اہل باطل لرزہ بر اندام ہیں۔ دجال پگھل رہا ہے۔ اور عنقریب سُن لینگے کہ شیطان ہلاک ہوا۔ لاہور میں جو کچھ ہوا۔ میرے سامنے ہوا۔ بُت بہجی کا پرستار شاہ محمد غوث کی خانقاہ والوں سے ساز باز کر کے ان میں کا ایک ہو کر بیٹھ رہا۔ خدا کے مسیح کی شان اس سے ارفع و اعلیٰ تھی۔ کہ وہ اس کی لغویت کی طرف متوجہ ہوتے۔ تاہم اتماماً للحجۃ۔ لیکچر لاہور میں ذوالقرنین کی تشریح میں اپنے موعود کل ادیان ہونے کا ثبوت دیدیا۔ بہجی ہمیشہ کے لئے کنج گمنامی میں چلا گیا۔ یہ شریعت وغیرہ تو اب سنانے لگے۔ اس وقت تو اتنا ہی قصہ تھا۔ کہ علی محمد ضلالت کیش ہلاک ہوا۔ عکہ کا قیدی دُنیا سے رخصت۔ اور بعد میں جانشینی کا جھگڑا ہے۔ بھلا انہیں خدا ہی برباد کرے۔ اور جو اپنی تباہی پر تُلے ہوئے ہوں اُن کو مارنے کی کیا ضرورت تھی۔ (الحکم)

قبولِ احمدیت

میں پہلے شیعہ تھا لیکن بعد میں تحقیقات کر کے شیعیت کے اصول تقیہ اور صحابہ کرام پر تبرا بازی وغیرہ جیسی باتوں سے بیزار ہو کر احمدی ہو گیا تھا۔ بعض احباب میرے متعلق خیال کرتے ہیں۔ کہ میں نے یہ سب تقیہ کیا ہوا ہے۔ لہٰذا بذریعہ اعلان ہر خاص و عام خصوصاً اپنے احباب کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ میں صدق دل سے احمدی ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تمام دعاوی پر میرا ایمان ہے۔ اور شیعیت کو میں باطل یقین کرتا ہوں۔ میں نے بمقام موضع فیض اللہ چک میں زیر تربیت استاذی المکرم حافظ نور محمد صاحب قرآن کریم حفظ کر لیا ہے۔ اور اب ترجمہ قرآن کریم پڑھنے کی تیاری کر رہا ہوں۔ احباب میرے لئے دعا فرمائیں۔ یہ اعلان اخبار الفضل میں شائع کیا جائے۔

العبد

حافظ دولت علی خان راجپوت ولد امام دین خان سکنہ کھول خورد ڈاکخانہ ادرمڑ ٹانڈہ ضلع ہوشیارپور حال وارد فیض اللہ چک

اسلام اور آریہ سماج

پروفیسر رام دیو صاحب کے لیکچر پر نظر

نمبر (۵)

کیا رسول کریمؐ نے اسلام زرتشتیوں یہودی عیسائیوں سے سیکھا

(۱۲ع)

جناب پروفیسر رام دیو صاحب نے اپنے لیکچر میں جو معیار قائم کر کے اسلام اور قرآن کریم پر اعتراض کئے۔ میں نے اس کی رُو سے بڑے بڑے رشیوں۔ ریفارمروں۔ چوٹی کے لیڈروں اور خود سماجیوں کی بہت سی رائیں نقل کر کے ثابت کر دیا۔ کہ وید اور ویدک دھرم یقیناً اس قابل ہیں۔ کہ ان کو تلانجلی دیدی جائے کیونکہ وہ نہ تو خدا کی طرف سے نازل شدہ ہیں۔ اور نہ ہی اس زمانہ کے حسب حال ان کی تعلیم ہے:۔

اور اس کے بعد میں پروفیسر صاحب کے بیان کردہ دیگر امور کی طرف توجہ کرتا ہوں۔ کہ انہوں نے اسلام کے خلاف جو کچھ کہا۔ بے دلیل اور بے ثبوت کہا ہے۔ اور ہرگز ہرگز اس قابل نہیں کہ اس پر وہ یا ان کے ہمخیال ناز کر سکیں:۔

قرآن کے الہامی ہونے پر پروفیسر صاحب کا اعتراض

صاحب موصوف عرب کی اس حالت کا ذکر کرتے ہوئے جو حضرت نبی کریمؐ کی ولادت سے قبل تھی کہتے ہیں

"اس حالت میں ایک بڑا زبردست انسان پیدا ہوا۔ جس کا نام بعد میں حضرت محمدؐ ہوا۔ آپ بڑے بدھیمان (عقلمند) تھے مذہبی گفتگو سننے کا آپ کو بڑا شوق تھا۔ اس لئے عیسائی مذہب کی باتیں نسطوریں پادریوں سے آپ سنا کرتے تھے۔ جب وہ انجیل پڑھتے تھے تو آپ پاس بیٹھ کر بغور سنتے رہتے۔ اسی طرح یہودیوں اور پارسیوں کی تعلیم کا بھی آپ کو علم ہو گیا۔ حضرت بڑے لائق آدمی تھے۔ تینوں مذاہب کے اثرات جذب کئے۔ ان سے اچھی اچھی باتیں لے لیں۔ اور ایک نیا مذہب کھڑا کرنے کا ارادہ کر لیا۔" (پرتاپ ۱۷ فروری صـ۳)

افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ پروفیسر صاحب نے جو کچھ بیان کیا بے دلیل اور بے سند ہے۔ انہوں نے اپنے سارے لیکچر میں اس کی تائید میں ایک دلیل بھی نہیں دی۔ چونکہ بے دلیل دعوےٰ غلط ہوتا ہے۔ اس لئے ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ پروفیسر صاحب نے جو کچھ کہا غلط اور حقیقت کے خلاف کہا۔ لیکن اگر کوئی سماجی کہے۔ کہ پروفیسر صاحب نے یہ جو کہدیا ہے۔ کہ:۔

"مسلمانوں میں سرکردہ رہو) اور اسلام پر کئی کتب کے مصنف مسٹر خدا بخش بھی اس بات کو تسلیم کرتے ہیں۔ کہ اسلام میں قیامت اور دوزخ بہشت کی بات یہودیوں سے لی گئی ہے۔ کئی باتیں پارسیوں کی ہیں۔ دین کا لفظ زنداوستھا سے لیا گیا ہے۔ یہ لفظ عربی لٹریچر میں قرآن سے پہلے نہیں آیا۔ خدا ایک ہے اور مورتیوں کی پرستش نہ کرنی چاہیئے عیسائیوں کے پرانے عہدنامہ سے لی گئی ہے۔ طلاق کا اصول عیسائیوں سے لیا گیا ہے۔" (پرتاپ)

مسٹر خدا بخش کا بیان کوئی دلیل نہیں

اس کے متعلق بھی ہم یہی کہیں گے یہ کوئی دلیل نہیں۔ بلکہ یہ بھی ایک دعویٰ ہے۔ کیونکہ جو باتیں مسٹر خدا بخش یا کوئی اور نام نہاد مسلمان کہدے۔ ان کو دلیل و برہان کا رتبہ نہیں دیا جا سکتا۔ ہمارے نزدیک تو پروفیسر صاحب کا کہنا یا مسٹر خدا بخش کا کہنا ایک ہی معنی رکھتا ہے۔ ایک خدا بخش نہیں سو خدا بخش بھی ان باتوں کو دہراویں تاوقتیکہ وہ یا پروفیسر صاحب ان باتوں کو دلائل سے ثابت نہ کریں۔ ہم ان کی صداقت کے آگے کس بناء پر سر تسلیم خم کر سکتے ہیں؟

غور تو کیجئے۔ قرآن کریم کے من جانب اللہ ہونے کی یہ بھی کوئی دلیل ہے۔ کہ حضرت نبی کریم صلعم نے قیامت اور دوزخ بہشت کا خیال پارسیوں سے لیا۔ توحید یہود سے سیکھی۔ اور طلاق کا مسئلہ ان عیسائیوں سے سیکھا جو مذہباً خود بھی طلاق کے مخالف ہیں۔ پروفیسر صاحب کو تو یہ ثابت کر کے دکھانا چاہیئے تھا۔ کہ جس وقت سرور کائنات ظہور فرمائے عالم ہوئے۔ اس وقت مکہ میں نسطورین فرقہ کے عیسائی رہتے تھے۔ اور ان کے پادری انجیل کا وعظ بھی کیا کرتے تھے۔ اور حضور انورؐ نے ان کی صحبتوں میں شریک ہو کر انجیلی تعلیمات اخذ کیں:۔

اس طرح انہیں یہ بات بھی دلائل اور اسناد سے ثابت کر کے دکھانی چاہیئے تھی۔ کہ اس وقت مکہ میں یہودی بھی آباد تھے۔ اور ان کے مذہبی پیشوا بائیبل کا وعظ کہا کرتے تھے۔ جن سے حضرت نبی کریم صلعم نے بہت کچھ سیکھا۔ بلکہ صاحب موصوف کو ساتھ ہی یہ بھی ثبوت دینا چاہیئے تھا۔ کہ مکہ میں زرتشتیوں کی بھی آبادی تھی۔ اور ان کا بھی وہاں کوئی معبد یا آتشکدہ تھا۔ جہاں زرتشتی علماء ژند اوستھا اور دساتیر کا درس کیا کرتے تھے۔ جب تک پروفیسر صاحب اپنے دعوےٰ کی دلیل و برہان اور اس زمانہ کی مستند تواریخ سے ثابت نہ کر دیں۔ تب تک ان کا دعوےٰ قابل قبول اور لائق تسلیم نہیں ہو سکتا:۔

پروفیسر صاحب کا دعوےٰ عقلاً بھی باطل ہے

پھر یہ بات عقل میں بھی نہیں آ سکتی کہ ایک شخص ادھر تو غیر مذاہب کی مجلسوں میں شریک ہو کر ان سے باتیں سیکھ کر ایک کتاب تالیف کرے اور ادھر انہی کے سامنے اپنی نبوت کا اعلان کرے۔ اور اس امر کا مدعی ہو۔ کہ میں جو کچھ کہتا ہوں۔ یہ کسی زمینی سرچشمہ سے نہیں۔ بلکہ خود خدا تعالیٰ سے سیکھا ہے۔ اور مشرکوں اور بت پرستوں کے علاوہ یہودیوں اور عیسائیوں کو بھی کھلے بندوں صراط مستقیم سے دور۔ گمراہ اور مغضوب بیان کرے۔ پروفیسر صاحب خود ہی بتائیں کیا عقل باور کر سکتی ہے۔ کہ حضرت نبی کریم صلعم سیکھیں تو سب کچھ یہودیوں اور عیسائیوں سے اور پھر انہی کے سامنے ایک دفعہ نہیں دو دفعہ نہیں بلکہ کامل تیس سال تک متواتر اپنے نبی اور قرآن کے من جانب اللہ ہونے کا اعلان فرماتے رہیں۔ اور اس طویل عرصہ میں ایک شخص بھی اس راز کو ظاہر نہ کرے۔ کہ یہ باتیں خدا کی طرف سے کہاں نازل ہوئیں یہ سب کچھ ہمیں سے سیکھا ہے۔ اور تیرہ سو سال کے بعد پروفیسر صاحب پر یہ راز منکشف ہو۔ پس پروفیسر صاحب کا یہ اعتراض عقلاً بھی درست نہیں:۔

سر ولیم میور کی شہادت

لیکن یہ بات ہی سرے سے غلط ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ بعثت کے وقت مکہ میں یہودی۔ زرتشتی اور عیسائی رہتے ہوئے اپنے عقائد کی تبلیغ کیا کرتے تھے۔ اس وقت مکہ میں زردشتی اور یہودی تو کجا عیسائیوں کا بھی وجود عنقا تھا۔ چنانچہ سر ولیم میور جیسے مخالف اسلام کو بھی بایں الفاظ تسلیم کرنا پڑا:۔

"پانچ صدی کی جد و جہد کے بعد ایسے لوگ جنہوں نے مسیحی مذہب قبول کیا۔ صرف کہیں کہیں ملتے تھے۔ یعنی نجران میں بنی حارث۔ یمامہ میں بنی حنفیہ اور تیما میں بعض بنی طے۔ ان کے علاوہ اور کوئی مسیحی مذہب کے پیرو ملک عرب (خاصکر مکہ۔ ناقل) میں موجود نہیں تھے۔"

(دیباچہ لائف آف محمدؐ صـ۸۴)

اسی طرح صفحہ ۱۹۱ پر لکھا ہے:۔

"درحقیقت اگر ہم ایک یا دو مہموں کو مستثنےٰ کر دیں۔ جو دور دراز مسیحی قبیلوں کی طرف بھیجی گئیں۔ تو (حضرت) محمدؐ (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو اپنی زندگی میں مسیح کے پیروؤں سے کوئی میل جول کرنے کا موقعہ نہیں ملا۔"

اب پروفیسر صاحب خود ہی فرمائیں۔ ان کا قول معتبر سمجھا جائے یا سر ولیم میور کا جو صاف اور واشگاف لفظوں میں کہہ رہے ہیں۔ کہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنی ساری زندگی میں آئے دو مواقع کے کبھی عیسائیوں سے واسطہ ہی نہیں پڑا۔ پھر کیونکر ممکن ہے۔ کہ آپؐ نے نسطورین فرقہ کی مجلسوں میں شریک ہو کر بہت کچھ سیکھا:۔

پروفیسر نولڈیک کی شہادت

پھر یہ بات بھی قابل توجہ ہے۔ کہ جن عیسائیوں سے ایک دو دفعہ

واسطہ بھی پڑا۔ وہ بھی تو کوئی مسیحی مذہب کے واقف اور عالم نہ تھے۔ کیونکہ پروفیسر نولڈیک انسائیکلو پیڈیا برٹینیکا میں اقرار کرتا ہے۔ "عرب کے مسیحی قریباً کچھ بھی نہیں جانتے تھے"۔ (جلد ۱۶ صفحہ ۶) پس عرب کے وہ عیسائی جو ہر جگہ نہیں۔ بلکہ مکہ سے دور دراز مقامات میں خال خال نظر آتے تھے اور اپنے مذہب کے متعلق کچھ بھی نہ جانتے تھے۔ تو ایسی حالت میں ان سے سرور کائنات کا بعض باتیں سیکھ کر قرآن کریم میں درج کرنا کس طرح قرین قیاس ہو سکتا ہے +

کیا جناب پروفیسر صاحب ان غیر مسلم علماء کے ان یقینی بیانات کو پڑھ کر نہ صرف اپنی غلطی کا اعتراف کرتے ہوئے آئندہ یہ بات زبان پر نہ لائیں گے۔ کہ حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زردشتی عالموں۔ یہودی فقیہوں یا عیسائی پادریوں سے سیکھ کر "ایک نیا مذہب کھڑا" کر دیا۔ بلکہ تعصب سے الگ ہو کر براہ راست اسلامی لٹریچر کا مطالعہ کریں گے۔ اور ان دلائل و شواہد پر غور فرمائیں گے۔ جو خود قرآن اور پیروان قرآن اسلام کے من جانب اللہ ہونے کی تائید میں بیان کرتے ہیں۔ تا انہیں معلوم ہو جائے۔ کہ قرآن کا ماخذ زمینی نہیں۔ بلکہ آسمانی سرچشمہ ہے +

(فضل حسین مہاجر قادیان)

پنجاب میں جبری تعلیم کی توسیع

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

صوبہ پنجاب میں جبری تعلیم حوصلہ افزا ترقی کر رہی ہے۔ اور یہ امر موجب اطمینان ہے۔ کہ بہت سے دیہاتی اور شہری رقبوں میں اس کی مزید توسیع کیلئے اچھی خاصی دلچسپی کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ اسوقت ۲۹ اضلاع میں سے ۱۸ میں اصول جبر نافذ ہے۔ موجودہ تعلیمی حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ ضروری ہے۔ کہ لوگ اپنی رضا و رغبت سے جبری اصول پر عمل کریں۔ اس معاملہ میں خارجی جبر ہنوز قبل از وقت ہے۔ لہذا لوگوں کا فرض منصبی ہے۔ کہ وہ تعلیمی ترقی کیلئے حکام متعلقہ کے ساتھ شرکت عمل کریں۔ حامیان تعلیم کے لئے یہ حقیقت بہت حوصلہ افزا ہے۔ کہ لوگ جبری تعلیم سے بخوبی مستفید ہو رہے ہیں۔ لیکن اصول جبر کی موثریت اس امر پر منحصر ہے۔ کہ والدین اپنے بچوں کو کم از کم پرائمری نصاب تک تعلیم ضرور دیں۔ تا کہ ان کے بچے نوشت و خواند پر اچھی طرح حاوی ہو جائیں ۱۹۲۵ء-۲۶ء کی تعلیمی رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ سال مذکور کے اختتام پر ۴۲ شہری اور ۱۵ء دیہاتی رقبوں میں جبری تعلیم نافذ تھی۔ سال ماسبق کے مقابلہ میں ایسے شہری اور دیہاتی رقبوں میں بالترتیب ۱۸ اور ۱۶۱ کا اضافہ ہوا ہے۔ سب سے زیادہ ترقی انبالہ ڈویژن میں ہوئی ہے جسکے لئے ڈویژن مذکور کی میونسپل کمیٹیاں مستحق مبارکباد ہیں۔ اضلاع کرنال میں ۳- انبالہ میں ۱۰۲- رہتک میں ۵۲ حصار میں ۵۰ اور گوڑگانوں میں ۴۳ ڈسٹرکٹ بورڈ سکول ہیں۔ اسبارہ میں انبالہ ڈویژن نے ایک ایسی نمایاں مثال قائم کر دی ہے۔ جو دیگر ڈویژنوں کیلئے قابل تقلید ہے۔ یہ امر افسوسناک ہے۔ کہ لاہور ڈویژن میں اضلاع گورداسپور اور سیالکوٹ نے اپنے یہاں جبری تعلیم کا طریق نافذ کرنے کیلئے کوئی کوشش نہیں کی۔ امید ہے۔ کہ ان رقبوں کی میونسپلٹیاں اپنے شہری فرائض کو محسوس کرینگی۔ تعلیم عام کی اشاعت کیلئے مناسب نظام کار پر عمل پیرا ہونے ہی سے ان میونسپلٹیوں کے ارکان شاہراہ ترقی پر گامزن ہو سکتے ہیں۔ اور ایسے حالات پیدا کر سکتے ہیں۔ جو ان لوگوں کیلئے مفید خوش آئند اور مسرت بخش ثابت ہوں۔ جنہوں نے ارکان مذکور کو اپنا نمائندہ منتخب کیا ہے۔ یہ عجیب بات ہے۔ کہ جالندھر ڈویژن جبری تعلیم کے معاملہ میں سب سے پیچھے ہے۔ حالانکہ دیگر شعبوں میں اسے کسی اعتبار سے بھی "دہ ماندہ" نہیں کہا جا سکتا تعلیمی حکام جبری تعلیم کی ترقی کیلئے حتی الامکان کوشش کر رہے ہیں۔ اور اب عوام کا فرض ہے۔ کہ وہ اس معاملہ میں ان کا ہاتھ بٹائیں راولپنڈی ڈویژن میں اس وقت کسی میونسپلٹی نے بھی جبری تعلیم کا طریق نافذ نہیں کیا۔ اور یہ امر یقیناً متعلقہ رقبوں کے باشندوں کے لئے موجب فکر و تردد ہونا چاہیئے۔ یہاں کے لوگوں کا فرض ہے کہ وہ میونسپلٹیوں اور ڈسٹرکٹ بورڈوں میں اپنے نمائندوں پر زور دیں۔ کہ وہ بہت جلد جبری تعلیم کا طریق اختیار کریں۔ یہ امر بھی افسوسناک ہے۔ کہ ضلع لاہور باوجود اپنی خاص تعلیمی سہولتوں اور باوجود اس امر کے کہ صوبہ پنجاب کا دار الحکومت اس ضلع کے اندر واقع ہے۔ جبری تعلیم کیلئے اس حد تک کوشاں نہیں جتنا کہ اسے ہونا چاہیئے۔ ضلع مذکور میں جبری تعلیم کے رقبوں کی تعداد دس سے زیادہ نہیں ۲۴

(اشتہارات)

سرزمین مولود میں انقلاب عظیم

سرور عالم: - حیات طیبہ رسول عربی کے متعلق مسلمان اصحاب کی عموماً اور مقتدر اسلامی اخبارات و رسائل مثلاً ہمدرد۔ زمیندار۔ تنظیم۔ مسلم آوٹ لک۔ علیگڈھ میل۔ لائٹ۔ پیغام صلح۔ الفضل الجلیل۔ مدینہ۔ نیر اعظم۔ کشمیر۔ کپورتھلہ اخبار۔ وطن۔ ذوالفقار۔ صادق الاخبار۔ نیرنگ خیال عصمت کے علاوہ ارباب علم و فضل کی خصوصاً یہ رائے ہے۔ کہ اختصار اور جامعیت کو "سرور عالم" میں عدیم النظیر کامیابی کے ساتھ جمع کیا گیا ہے۔ ظاہری اور معنوی خوبیوں کے لحاظ سے مشرقی و مغربی تہذیب و تعلیم جدید کے معیار تصنیف و طباعت کا بہترین نمونہ ہے۔ یہ کہ اس سے بہتر کوئی اور مولود موجود نہیں ہے۔ نا قابل انکار حقیقت ہے۔ جبل حرا کا نہایت نفیس فوٹو بھی شامل ہے۔ اور نقشہ بلاد عرب بھی۔ لکھائی چھپائی نہایت اعلےٰ۔ قیمت ۱۲ر علاوہ محصولڈاک ؏

انا بشر + اس آیت کریمہ کی ایک دلکش تفسیر اور اربابا من دون اللّٰہ بنتے اور بنانے والوں کا متین نقشہ خاکہ۔ ار علاوہ محصولڈاک +

بشارت عظمےٰ - گذشتہ تیرہ صدیوں کی سب سے بڑی بشارت جو انسانی ہستی یعنی مسیح موعود علیہ السلام کی صورت میں بنی نوع انسان پر نازل ہوئی۔ اس کے سوانح حیات نہایت دلکش انداز میں اوّل سے آخر تک اس ترتیب سے درج کئے گئے ہیں۔ کہ آج تک مرتب نہیں ہوئے۔ "الفضل" کی رائے ہے کہ یہ کتاب تبلیغی پہلو رکھتی ہے۔ اور "پیغام صلح" کو اس میں مسیح موعودؑ کے خصائل میں رسول عربیؐ کے اسوہ حسنہ کی جھلک نظر آتی ہے۔ حضرت صاحب کا ایک نہایت نفیس فوٹو اور صوبہ پنجاب کا نقشہ بھی شامل ہے۔ دیگر مسلمانوں نے بھی بہت پسند کیا۔ کتاب کیا ہے۔ ہر بنی نوع انسان کے لئے اتحاد عمل کا ایک ولولہ انگیز پیغام ہے۔ فی جلد ۱ر علاوہ محصولڈاک۔ ۲ کتب کے خریدار کو ایک مفت

حضرت مسیح موعودؑ کے فوٹو: - یہ تصویریں ایک پرانی پلیٹ سے جو اب نایاب ہے تیار کرائی گئی ہیں۔ ایک ہزار میں سے اب محض ۳۵ باقی رہ گئی ہیں۔ قیمت فی تصویر ۲ر علاوہ محصولڈاک۔ اوپر کی تینوں کتابوں کے خریداروں کو ایک تصویر مفت۔ براہ مہربانی اخبار کا حوالہ ضرور دیجئے +

ناظم دار التصنیف کپورتھلہ

تریاق چشم رجسٹرڈ کی تازہ تصدیق

نقل ترجمہ انگریزی سرٹیفکیٹ صاحب سول سرجن بہادر کیمبل پور میں تصدیق کرتا ہوں۔ کہ میں نے تریاق چشم جسے مرزا حاکم بیگ صاحب نے تیار کیا ہے استعمال کیا ہے۔ میں نے گجرات اور جالندھر میں اپنے ماتحتوں (یعنی ڈاکٹروں) اور دوستوں میں بھی تقسیم کیا ہے۔ میں نے سفوف مذکور کو آنکھوں کی بیماریوں بالخصوص ککروں میں نہایت مفید پایا۔ جیسا کہ دیگر سارٹیفکیٹوں سے بھی ظاہر ہوتا ہے۔ دستخط صاحب سول سرجن بہادر۔ نوٹ:- قیمت پانچروپے (عمہ) فی تولہ تریاق چشم رجسٹرڈ۔ محصولڈاک مواری بذمہ خریدار ہوگا: المشتہر

خاکسار مرزا حاکم بیگ احمدی موجد تریاق چشم (رجسٹرڈ) گڑھی شاہدولہ صاحب گجرات پنجاب

قادیان کی رہائش کے خواہشمند احباب کے لئے ایک نادر موقع

مدرسہ احمدیہ کے لئے ایک احمدی بی۔ اے۔ بی۔ ٹی۔ ٹرینڈ ٹیچر کی ضرورت ہے۔ تنخواہ ۵۰-۴-۷۰ ہوگی۔ ڈرل اور سکاؤٹس کا کام جاننے والے کو بہر حال ترجیح دی جاوے گی۔ درخواستیں بمع نقول اسناد ذیل کے پتے پر آئیں۔ ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان

(اشتہارات کی صحت کے ذمہ دار خود مشتہر ہیں نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

(استہارات)

بے نظیر مترجم حمائل شریف اور معرا حمائل شریف

محض اللہ تعالےٰ کے فضل اور کرم سے ہم نے دو حمائلیں مترجم اور معرا تیار کی ہیں جو کسی تعریف کی محتاج نہیں۔ لکھائی نہایت اعلےٰ۔ چھپائی عمدہ اور پاکیزہ کاغذ بہترین زرد اور سفید قسم اعلیٰ حجم نہایت ہی موزون اور پسندیدہ۔ موٹائی معرا۔ ایک انچ اور موٹائی مترجم سوا انچ۔ ترجمہ مع ضروری نوٹ مترجمہ مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب مفسر قرآن مجید۔ اللہ تعالےٰ کے بھروسہ پر کہا جاسکتا ہے۔ کہ یقیناً اس سے قبل ایسی معرا اور ترجمہ والی حمائل نہیں چھپ سکی۔ اور نہ چھپی۔ صرف ایک آنہ (۱) کا ٹکٹ بھیجکر نمونہ برائے ملاحظہ وصول فرمائیں۔ پھر اگر پسند آجائیں۔ تو حکم بھیجدیں۔ جتنی زیادہ منگوائیں گے۔ رعایت کے ساتھ مل جائیں گی۔ قیمت معرا عہ کاغذ زرد بلا جلد۔ قیمت معرا عہ۱۲ کاغذ سفید اعلےٰ بلا جلد۔ قیمت مترجم:۔ بلا جلد ۳ سے ساڑھے تین روپیہ۔ جلد ۸ سے لیکر دس روپیہ تک حکم آنے پر بنائی جاتی ہے۔

نوٹ:۔ دس حمائلوں کے خریدار کو ایک حمائل مفت دی جاتی ہے۔

المشتہر

محمد اسمٰعیل محمد عبد اللہ تاجران کتب قادیان ضلع گورداسپور

آنکھوں کی حفاظت کرو

جس طرح ہماری ساختہ شہرۂ آفاق دوا اکسیر البدن تمام جسمانی کمزوریوں کے لئے تریاق ثابت ہو رہی ہے۔ ٹھیک اسی طرح ہمارا ساختہ موتی سرمہ بھی ضعف بصر۔ ککرے۔ خارش چشم۔ جلن پھولا۔ جالا۔ پانی بہنا۔ دھند۔ غبار۔ پڑبال ناخونہ۔ کوہانجنی۔ رتوندہ۔ ابتدائی موتیابند۔ غرضیکہ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ثابت ہو رہا ہے۔ قیمت فی تولہ صرف سہ روپیہ آٹھ آنہ۔ محصولڈاک علاوہ ؛

ایک ڈاکٹر کی شہادت

جناب ڈاکٹر محمد صدیق صاحب جنرل ہسپتال (کیاب دبرہما) سے لکھتے ہیں۔ کہ پہلے آپ کا سرمہ بعض مریضوں کو منگوا کر دیا۔ نہایت مفید پایا۔ اب اپنے لئے ضرورت ہے۔ ایک تولہ بہت جلد بذریعہ وی پی بھیجدیں ؛

تندرستی کی قدر کرو

جس طرح ہمارا مقبول عام موتی سرمہ رجسٹرڈ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ثابت ہو رہا ہے۔ ٹھیک اسی طرح ہماری ساختہ اکسیر البدن رجسٹرڈ بھی نزلہ زکام کھانسی پٹھوں کی مضبوطی جالطہ خون کے پیدا کرنے ہاضمہ کو قوی بنانے جسم کو چست۔ دل میں نئی امنگ اور اعضاء میں نئی ترنگ دماغ میں نئی جولانی پیدا کرنے میں اکسیر ثابت ہو رہی ہے۔ ایک ماہ کی خوراک صرف پانچ روپے۔ محصولڈاک علاوہ ؛

تازہ شہادت۔ جناب بابو غلام محمد صاحب اختر پارسل کلرک پشاور صدر سے لکھتے ہیں۔ کہ میں نے اکسیر البدن کو استعمال کیا۔ بیحد مفید پایا۔ اس کا اثر ان سب مقوی دواؤں سے جس قدر آج تک میں نے دیکھیں افضل ہے۔ لہذا ایک ماہ کی خوراک بہت جلد میرے دوست جناب قاضی صاحب کے نام بذریعہ وی پی بھیجدیں ؛

المشتہر

مینیجر نور اینڈ سنز۔ نور بلڈنگ قادیان۔ ضلع گورداسپور

حب اٹھرا کا نام محافظ اٹھرا گولیاں رجسٹرڈ

جن کے بچے چھوٹے ہی فوت ہو جاتے ہیں۔ یا وقت سے پہلے حمل گر جاتا ہے یا مردہ پیدا ہوتے ہیں۔ اس کو عوام اٹھرا کہتے ہیں۔ اس مرض کیلئے مولانا مولوی نور الدین صاحب شاہی حکیم کی مجرب حب اٹھرا اکسیر کا حکم رکھتی ہیں۔ یہ گولیاں آپ کی مجرب و مقبول و مشہور ہیں۔ یہ ان گھروں کا چراغ ہیں۔ جو اٹھرا کے رنج و غم میں مبتلا ہیں۔ وہ خالی گھر آج خدا کے فضل سے بچوں سے بھرے ہوئے ہیں۔ ان لاثانی گولیوں کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت اٹھرا کے اثرات سے بچا ہوا پیدا ہو کر والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کی راحت ہوتا ہے۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ چار آنہ (عہ) شروع حمل سے اخیر رضاعت تک قریباً ۹ تولہ خرچ ہوتی ہیں۔ جو ایک دفعہ منگوانے پر فی تولہ ایک روپیہ (عہ) لیا جائے گا ؛

المشتہر

عبد الرحمٰن کاغانی دواخانہ رحمانی قادیان دیا پنجاب

زراعتی آلات و دیگر مشینری

ٹبالہ کے مشہور و معروف چارہ کترنیکی مشینیں (ٹوکے) آہنی رہٹ (ہلٹ) انگریزی ہل۔ بیلنہ جات۔ فلور ملز۔ خراس (بیل چکیاں) چاول سیلیاں اور بادام روغن کی مشینیں منگانے کیلئے ہماری باتصویر فہرست مفت طلب فرمائیے ؛ ایم عبد الرشید اینڈ سنز جنرل سپلائرز احمدیہ بلڈنگ ٹبالہ ضلع گورداسپور

قادیان میں اراضی و مکانات کے خواہشمند توجہ فرمائیں

اس وقت مندرجہ ذیل جائداد قابل فروخت ہے۔ خواہشمند بہت جلد پتہ ذیل پر خط و کتابت کریں۔ جائداد کا موقعہ دیکھنے کیلئے خود یا کسی کو اپنی طرف سے مقرر کر کے تسلی کر لیں ؛ (۱) ایک قطعہ زمین بر لب سڑک عمدہ موقعہ شہر کے قریب دو کنال قیمت بحساب ۳۰ روپیہ فی مرلہ (۲) ایک قطعہ زمین بر لب سڑک چار کنال مابین مکان حضرت نانا صاحب و بورڈنگ ہائی سکول قیمت ۲۵ روپیہ فی مرلہ (۳) تین دو کانات نئی بنی ہوئی قیمت فی دوکان ڈیڑھ ہزار روپیہ۔ ایک مکان جس کا کرایہ سو روپیہ سال ہے۔ اور تین سال کے لئے کرایہ پر چڑھا ہوا ہے۔ ایک ہزار روپیہ رہن میں مل سکتا ہے۔ خط و کتابت بنام

ن۔ معرفت امور عامہ

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

باجلاس جناب شیخ محمد حسین صاحب سب جج بہادر درجہ چہارم۔ مقام چونیاں

کھڑک سنگھ ولد نہال سنگھ۔ قوم جٹ ساکن موضع دیالگڑھ والہ تحصیل چونیاں ؛ مدعی ؛

بنام

فتا ولد نامعلوم قوم گھمار ساکن موضع چک ۳۹ ایف تحصیل اوکاڑہ۔ ضلع منٹگمری۔ مدعا علیہ ؛

دعویٰ مبلغ یکصد روپیہ قیمت ایک اس ہیں

بنام فتا ولد نامعلوم قوم گھمار ساکن ۳۹ ایف تحصیل اوکاڑہ۔ ضلع منٹگمری۔ مدعا علیہ ؛

مقدمہ مندرجہ بالا عنوان میں درخواست و بیان حلفی مدعی سے پایا گیا ہے کہ مدعا علیہ دیدہ دانستہ تعمیل ثمن سے گریز کر رہا ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار ہذا اس کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ اگر وہ بتقرر ۲/۴ ۲۷ کو بوقت ۱۰ بجے قبل دوپہر عدالت ہذا میں حاضر ہو کر جواب دہی مقدمہ مذکور میں نہ کریگا۔ تو حسب ضابطہ اسکے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاویگی۔ تحریر ۲/۳ ۲۷

آج بثبت دستخط ہمارے و مہر عدالت سے جاری کیا گیا ۲/۳ ۲۷

مہر عدالت — دستخط حاکم

ہندوستان کی خبریں

—— حسب ذیل مقامات پر عید بروز دوشنبہ بتاریخ ۴ر اپریل منائی گئی۔ اسی تاریخ کو قادیان میں عید منائی گئی۔ لاہور۔ پشاور۔ راولپنڈی۔ کوہاٹ۔ دہلی۔ فیروز پور۔ اجمیر میرٹھ۔ لکھنؤ۔ الہ آباد۔ ملتان۔ سماسٹہ۔ بھٹنڈا ؛

—— ہردوار۔ ۴ر اپریل۔ ہردوار میں ہندو بتعداد کثیر پہنچ رہے ہیں۔ اور تعداد ہر لحظہ بڑھ رہی ہے۔ پانچ لاکھ نفوس اس وقت تک پہنچ چکے ہیں۔ عقد بیوگان کے مسئلہ پر سناتنی ہندو جاتہ سے باہر ہو رہے ہیں۔ مہاراجہ شاہ پور نے ۳۰ لاکھ روپیہ گوروکل کانگڑی کو ہندی کی تعلیم کے لئے دیا ہے ؛

—— آئندہ ایسٹر کی تعطیلوں میں راولپنڈی میں سکھوں کی تعلیمی کانفرنس کا جو اجلاس منعقد ہونے والا ہے۔ اس صدارت کے لئے سردار جوگندر سنگھ وزیر محکمہ زراعت حکومت پنجاب کا انتخاب عمل میں لایا گیا ہے۔ سردار صاحب کانفرنس کے پرانے موئیدین میں سے ہیں۔ اور ایک عرصہ تک نائب صدر بھی رہ چکے ہیں ؛

—— ۳ر اپریل کی شام ایک ہوائی جہاز جس میں لیڈی ہیلی سوار تھیں نیچے اترتے ہوئے ایک ٹانگے کے کھمبے سے ٹکرا کر بالکل الٹ گیا۔ اور تباہ ہو گیا۔ خوش قسمتی سے لیڈی ہیلی اور ہوا باز جو جہاز کو چلا رہا تھا دونو بچ گئے ؛

—— کلکتہ یکم اپریل۔ آج کل بنگال میں شدھی کی تحریک نہایت ہی زور شور سے ہو رہی ہے۔ اور آریہ سماجی سنتھالوں کو شدھ کر رہے ہیں۔ سیالدہ کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے کل ایک ہندو مبلغ کی دفعہ ۱۴۴ قانون تعزیرات ہند کے ماتحت زبان بندی کر دی ہے اس ہندو کے متعلق کہا جاتا ہے۔ کہ اس نے بہت سے سنتھالوں کو شدھ کیا ہے ؛

—— معاصر سنڈے ٹائمز اپنی تازہ ترین اشاعت میں لکھتا ہے کہ مہاراجہ کشمیر عنقریب یورپ تشریف لے جانے والے ہیں۔ اور آپ کا قیام وہاں تقریباً دو سال ہو گا ؛

—— آل انڈیا ہندو مہاسبھا کے چوتھے اجلاس میں جو پٹنہ میں عنقریب منعقد ہونے والا ہے۔ حسب ذیل دو تجاویز کا نوٹس دیا گیا ہے۔ (۱) ہندوؤں میں عموماً اور سکھوں میں خصوصاً جو ناراضگی مہاراجہ نابھہ کے ساتھ حکومت ہند کے طرز عمل سے پھیلی ہوئی ہے اسے مدنظر رکھتے ہوئے ہندو سبھا حکومت کو صلاح دیتی ہے۔ کہ وہ مہاراجہ موصوف کو تخت پر بحال کر کے اپنی اس غلطی کو دور کرے جس سے عام ناراضگی پھیلی ہوئی ہے۔ (۲) ہندو سبھا سکھوں سے اس موقعہ پر اظہار ہمدردی کرتی ہے۔ کیونکہ وہ اس کا فرقہ وارانہ مسئلہ ہے۔ اور ہندو سکھوں کو اپنے ہی مذہب کی ایک شاخ سمجھتے ہیں ؛

—— دہلی ۴ر اپریل۔ کل صبح شدھی سبھا کے دفتر واقعہ نیا بازار میں چوری ہو گئی۔ چپراسی اور کیش بکس غائب ہیں۔ پولیس اس معاملہ کی تحقیقات کر رہی ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ نقد اور چیک وغیرہ کی رقوم ملا کر تقریباً دس ہزار روپیہ چوری گیا ہے۔ چپراسی مذکور ضلع گونڈہ کا رہنے والا ہے ؛

—— دہلی۔ ۵ر اپریل۔ سوامی چدانند جی سیکرٹری بھارتیہ ہندو شدھی سبھا نے ہندو دھرم پر گھور سنکٹ کے عنوان سے ایک اشتہار ستیہ دھرم پرچارک پریس میں چھپوا کر شائع کیا تھا۔ اس کے متعلق معلوم ہوا ہے۔ کہ یہ اشتہار سرکار نے ضبط شدہ قرار دیدیا ہے ؛

—— خواجہ حسن نظامی اور ان کے مریدین کی طرف سے احمد آباد سٹی مجسٹریٹ کی عدالت میں مسٹر سلیمان ابراہیم مالک و ایڈیٹر اخبار "آفتاب اسلام" احمد آباد پر زیر دفعہ ۵۰۰ تعزیرات ہند بدرالدین بدر نظامی مرید خواجہ حسن نظامی صاحب ساکن حیدر آباد نے مقدمہ دائر کیا ہے۔ اب تک مقدمہ کی چار پیشیاں ہو چکی ہیں ؛

—— پاک پٹن کے نزدیک ایک چک ۲۲ میں بھینس نے ایک بچہ دیا۔ جس کی آٹھ ٹانگیں اور دو دھڑ تھے۔ پیشاب اور پاخانہ کی بھی دو دو جگہیں ہیں۔ بچہ بارہ تیرہ دن زندہ رہ کر مر گیا ؛

—— معلوم ہوا ہے۔ کہ لارڈ اردن وائسرائے ہند سرینگر سے واپس ہو کر شملہ میں اس ماہ کے وسط میں پہنچ جائیں گے ؛

—— امرتسر۔ ۵ر اپریل۔ شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی نے اپنے ایک عام اجلاس میں ایک سب کمیٹی مقرر کی۔ جو اس غلطی کو دور کریگی۔ جو پنتھ کے اخبارات اور پنتھ میں پیدا ہو گئی ہے۔ لہذا ایک ریزولیوشن پاس کیا گیا۔ جس میں سکھ ممبران پنجاب کونسل سے مطالبہ کیا گیا۔ کہ وہ کونسل میں اپنی نشستوں سے مستعفی ہو جائیں۔ اس ریزولیوشن کے پاس ہونے کے بعد سردار نرائن سنگھ بیرسٹر ممبر کونسل نے کہا۔ کہ وہ اور ان کے چھ ساتھی سردار اجل سنگھ۔ سردار پرتاپ سنگھ۔ سردار ہیرا سنگھ۔ سردار بوٹا سنگھ۔ سردار سنتا سنگھ اور سردار کندن سنگھ اپنی نشستوں سے مستعفی ہونے کے لئے تیار ہیں ؛

—— میسور یکم اپریل۔ مہاراجہ صاحب میسور بنگلور پہنچ آ گئے ہیں۔ اور جامع مسجد کی افتتاحی رسم ادا کریں گے۔ یہ مسجد چالیس ہزار کے خرچ پر تیار ہوئی ہے ؛

—— حیدر آباد سندھ ۵ر اپریل۔ لاڑکانہ میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے یقین دلانے پر ہندوؤں نے ہڑتال بند کر دی۔ کہا جاتا ہے۔ کہ ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان صلح کی گفت و شنید ہو رہی ہے مسلمان مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ عورت کے نابالغ بچے مسلمانوں کے حوالے کر دیئے جائیں۔ اور وہ مسلمان لڑکی جو اس برہمنی کے سابق لڑکے کے ساتھ بیاہی گئی تھی۔ واپس کر دی جائے۔ جن لوگوں کا مال لوٹا گیا ہے۔ ان کو دو نوٹیں جنانہ کر دیں۔ جن لوگوں کے مقدمے چل رہے ہیں۔ انہیں بحیثیت قوم مدد نہ دی جائے۔ مسلمان اظہار افسوس کریں اور آئندہ کے لئے ضمانت دیں۔ ہندو پنچایت نے پہلی شرط کے واپس لینے کا مطالبہ کیا۔ اور دوسری شرط کے متعلق کہا۔ کہ مسلمان اندازۂ نقصان کے بعد اکٹھی رقم دیں۔ مسلمان ہندوؤں کی ان شرائط کو تسلیم نہیں کر سکتے۔ وہ پہلی شرط پر بہت مصر نظر آتے ہیں ؛

—— لکھنؤ ۶ر اپریل۔ آج مسٹر اے۔ ایچ ڈی۔ بی ہملٹن سپیشل جج نے کاکوری کے مقدمہ سازش کا فیصلہ سنا دیا۔ اس مقدمہ کے کل ملزم بائیس تھے۔ تین کو سزائے موت ملی۔ ایک کو عبور دریائے شور کی سزا دی گئی۔ ایک کو ۱۴ سال قید بامشقت۔ پانچ کو دس دس سال ۲ کو سات سات سال۔ ۶ کو پانچ پانچ سال قید بامشقت کی سزا دی گئی۔ دو ملزم بری ہو گئے۔ دو کو جو سلطانی گواہ بن گئے تھے معاف کر دیا گیا۔ یہ مقدمہ ہندوستان میں سب سے بڑا سازش کا مقدمہ تھا ڈھائی سو سے زیادہ گواہ استغاثہ کی طرف سے پیش ہوئے۔ دستاویزات و اشتہارات کے طور پر کوئی گیارہ سو کاغذات پیش کئے گئے ؛

—— سرینگر کشمیر ۱۰ر اپریل۔ ہز ایکسیلینسی وائسرائے نے مہاراجہ کشمیر کی معیت میں مقامی ادارہ جات کا معائنہ کیا۔ آپ غلہ کی منڈیاں ہسپتالوں۔ سکولوں۔ صنعتی درسگاہوں۔ بنک کے دفاتر اور آثار عتیقہ پر گئے۔ ۱۰ر ۱۱ر اپریل کو مرغابی کا شکار ہو گا۔ ۱۲ر کو دعوت ہو گی۔ اور وائسرائے شملہ کو روانہ ہو جائیں گے ؛

—— لاہور کے مسلم بیرسٹر شیخ محمد امین (سابق طالب ساگر چند) بیرسٹر ایک اپیل کے سلسلہ میں مسٹر جسٹس آغا حیدر سے ملے۔ مسٹر جسٹس نے اس معاملہ کی رپورٹ چیف جسٹس کو کر دی۔ جنہوں نے شیخ محمد امین کا معاملہ فل بنچ کے سامنے پیش ہونے کا حکم جاری کر دیا۔ شیخ محمد امین سے جواب طلب کیا ہے۔ کہ وہ وجہ بیان کریں۔ کہ فہرست وکلا سے ان کا نام کیوں نہ خارج کر دیا جائے۔ ۱۴ر اپریل کو یہ معاملہ مسٹر جسٹس براڈوے مسٹر جسٹس فورڈ اور ایک اور جج پر مشتمل فل بنچ کے سامنے ہو گا ؛

—— کونسل صوبجات متحدہ کے تازہ اجلاس میں مسٹر بیدار نے یہ کہا۔ کہ جیل خانوں میں کسی قسم کی مذہبی تعلیم نہ دی جائے۔ ورنہ یہ پنڈت اور مولوی وہاں بھی گڑبڑ مچا دینگے ؛

—— عبد الرشید نے سشن جج دہلی کے فیصلے کے خلاف عدالت عالیہ پنجاب میں اپیل دائر کیا تھا۔ لیکن ابھی تک اس اپیل کی سماعت کے لئے کوئی تاریخ مقرر نہیں ہوئی ہے ؛

—— ٹنڈو الہیار۔ ۴ر اپریل۔ عظیم الدین بھوادری مشہور تعلقدار ان کی زوجہ محترمہ اور ان کے ایک ملازم کو کسی نے ان کے گاؤں میں قتل کر ڈالا۔ نعشیں طبی معائنہ کے لئے بھیج دی گئی ہیں۔ عظیم الدین کا نام پچھلے فرقہ وارانہ فسادات میں بہت مشہور ہو گیا تھا ؛

—— سہ ماہی مختتمہ ۳۱ر مارچ ۱۹۲۷ء کے دوران میں پنجاب کے مختلف اضلاع میں ایک سو چوبیس نئے ڈاکخانے کھولے گئے... اور پندرہ پرانے ڈاکخانے بند کئے گئے ؛

(منشی عبد الرحمٰن کشمیری قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا)